Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 34

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

4 شوال 1433 ہجری قمری 23 ظہور 1391 ہش 23 راگست 2012ء

## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

# تمام مقامات قرآن کریم میں تَوَفّٰی کے لفظ سے موت اور قبض روح ہی مراد ہے

### ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’اور جو خاص طور پر مسیح کے فوت ہوجانے پر آیات بیّنات دلالت کررہی ہیں کچھ ضروری نہیں کہ ہم ان کو بار بار ذکر کریں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اگر مسیح ابن مریم اس جماعت مرفوعہ سے الگ ہے جو دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوکر خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھائی گئی ہے تو ان میں جو عالم آخرت میں پہنچ گئے ہیں ہرگز شامل نہیں ہوسکتا بلکہ مرنے کے بعد پھر شامل ہوگا اور اگر یہ بات ہو کہ اُن میں جا ملا اور بموجب آیت فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ (الفجر:28) ان فوت شدہ بندوں میں داخل ہوگیا تو پھر انہیں میں سے شمار کیا جاوے گا۔اور معراج کی حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اُن فوت شدہ نبیوں میں جا ملا اور یحییٰ نبی کے پاس اس کو مقام ملا۔اس صورت میں ظاہر ہے کہ معنے اس آیت کے کہ اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ یہ ہوں گے کہ اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلٰی عِبَادِیَ الۡمُتَوَفِّیۡنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ وَ مُلۡحِقُکَ بِالصّٰلِحِیۡن۔سو عقلمند کے لئے جو متعصّب نہ ہو اسی قدر کافی ہے کہ اگر مسیح زندہ ہی اُٹھایا گیا تو پھر مُردوں میں کیوں جا گھسا؟

ہاں اس قدر ذکر کرنا اور بھی ضروری ہے کہ جیسے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ آیات ذو معنین ہیں یہ خیال سراسر فاسد ہے۔مومن کا یہ کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے بلکہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض دوسرے مقامات کے لئے خود مفسّر اور شارح ہیں۔ اگر یہ بات سچ نہیں کہ مسیح کے حق میں جو یہ آیتیں ہیں کہ اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ اور فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ یہ درحقیقت مسیح کی موت پر ہی دلالت کرتی ہیں بلکہ ان کے کوئی اور معنے ہیں تو اس نزاع کا فیصلہ قرآن شریف سے ہی کرانا چاہئے۔اور اگر قرآن شریف مساوی طور پر کبھی اس لفظ کو موت کے لئے استعمال کرتا ہے اور کبھی ان معنوں کے لئے جو موت سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے تو محل متنازعہ فیہ میں مساوی طور پر احتمال رہے گا اور اگر ایک خاص معنے اغلب اور اکثر طور پر مستعملات قرآنی میں سے ہیں تو انہی معنوں کو اس مقامِ بحث میں ترجیح ہوگی۔اور اگر قرآن شریف اوّل سے آخر تک اپنے کُل مقامات میں ایک ہی معنوں کو استعمال کرتا ہے تو محل مبحوث فیہ میں بھی یہی قطعی فیصلہ ہوگا کہ جو معنے توفّی کے سارے قرآن شریف میں لئے گئے ہیں وہی معنے اس جگہ بھی مراد ہیں۔ کیونکہ یہ بالکل غیر ممکن اور بعید از قیاس ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بلیغ اور فصیح کلام میں ایسے تنازع کی جگہ میں جو اس کے علم میں ایک معرکہ کی جگہ ہے ایسے شاذ اور مجہول الفاظ استعمال کرے جو اس کے تمام کلام میں ہرگز استعمال نہیں ہوئے۔اگر وہ ایسا کرے تو گویا وہ خلق اللہ کو آپ ورطۂ شبہات میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔اور ظاہر ہے کہ اس نے ہرگز ایسا نہیں کیا ہوگا۔یہ کیوں کر ممکن ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے قرآن کریم کے تیئیس مقام میں ایک لفظ کے ایک ہی معنے مراد لیتا جاوے اور پھر دو مقام میں جو زیادہ تر محتاج صفائی بیان کے تھے کچھ اور کا اور مراد لے کر آپ ہی خلق اللہ کو گمراہی میں ڈال دے۔

اب اے ناظرین! آپ پر واضح ہو کہ اس عاجز نے اول سے آخر تک تمام وہ الفاظ جن میں توفّی کا لفظ مختلف صیغوں میں آگیا ہے قرآن شریف میں غور سے دیکھے تو صاف طور سے کھل گیا کہ قرآن کریم میں علاوہ محل متنازعہ فیہ کے یہ لفظ تیئیس جگہ لکھا ہے اور ہر یک جگہ موت اور قبضِ روح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور ایک بھی ایسا مقام نہیں جس میں توفّی کا لفظ کسی اور معنے پر استعمال کیا گیا ہو۔اور وہ یہ ہیں:-

| نام سورۃ | الجزو | آیت قرآن کریم |
|---|---|---|
| النساء | نمبر 4 | حَتّٰی یَتَوَفّٰھُنَّ الۡمَوۡت |
| اٰل عمران | نمبر 3 | وَتَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَار |
| سجدۃ | 21 | قُلۡ یَتَوَفّٰکُمۡ مَلَکُ الۡمَوۡتِ الَّذِیۡ وُکِّلَ بِکُمۡ |
| النساء | 4 | اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰھُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِھِمۡ |
| مؤمن | 24 | فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُھُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیۡنَا یُرۡجَعُوۡنَ |
| النحل | 14 | اَلَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰھُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیۡۤ اَنۡفُسِھِمۡ |
| النحل | 14 | تَتَوَفّٰھُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیۡنَ |
| بقر | 2 | یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ |
| بقر | 2 | یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ |
| انعام | 7 | تَوَفَّتۡہُ رُسُلُنَا |
| اعراف | 8 | رُسُلُنَا یَتَوَفَّوۡنَھُمۡ |
| اعراف | 9 | تَوَفَّنَا مُسۡلِمِیۡنَ |
| الانفال | 10 | اِذۡ یَتَوَفَّی الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الۡمَلٰٓئِکَۃُ |
| التوبۃ | 10 | یَتَوَفّٰی |
| سورۃ محمد | 26 | فَکَیۡفَ اِذَا تَوَفَّتۡھُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡھَھُمۡ |
| یونس | 11 | فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُھُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ |
| یوسف | 13 | تَوَفَّنِیۡ مُسۡلِمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ |
| رعد | 13 | اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ |
| مومن | 24 | وَمِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی |
| مومن | 24 | اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّکَ |
| نحل | 14 | ثُمَّ یَتَوَفّٰکُمۡ |
| حج | 17 | وَمِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی |
| زمر | 24 | اللّٰہُ یَتَوَفَّی الۡاَنۡفُسَ حِیۡنَ مَوۡتِھَا وَالَّتِیۡ لَمۡ تَمُتۡ فِیۡ مَنَامِھَا فَیُمۡسِکُ الَّتِیۡ قَضٰی عَلَیۡھَا الۡمَوۡتَ وَیُرۡسِلُ الۡاُخۡرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی |

اب ظاہر ہے کہ ان تمام مقامات قرآن کریم میں تَوَفّٰی کے لفظ سے موت اور قبض روح ہی مراد ہے اور دو مؤخر الذکر آیتیں اگرچہ بظاہر نیند سے متعلق ہیں مگر درحقیقت ان دونوں آیتوں میں بھی نیند نہیں مراد لی گئی بلکہ اس جگہ بھی اصل مقصد اور مدعا موت ہے اور یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہی ہے۔اور جیسی موت میں روح قبض کی جاتی ہے نیند میں بھی روح قبض کی جاتی ہے۔سو ان دونوں مقامات میں نیند پر تَوَفّٰی کے لفظ کا اطلاق کرنا ایک استعارہ ہے جو بہ نصب قرینۂ نوم استعمال کیا گیا ہے۔یعنی صاف لفظوں میں نیند کا ذکر کیا گیا ہے تا ہر ایک شخص سمجھ لیوے کہ اس جگہ تَوَفّٰی سے مراد حقیقی موت نہیں بلکہ مجازی موت مراد ہے جو نیند ہے‘‘۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 266 تا 269)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# خیر اُمت کی موجودہ ابتر حالت اور اس کا حل

(قسط:۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم عالم اسلام کی موجودہ تنزلی اور پستی کی حالت کا ذکر کر چکے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کو خیر اور بھلائی اور سب سے بہترین دین قرار دیا گیا ہے۔ پھر اسلام کے متبعین اس پستی اور تنزل میں کیوں پڑے ہوئے ہیں؟ اس ادبار کے اسباب وعوامل کیا ہیں؟ اس سوال کا جواب خود قرآن مجید نے ہمارے سامنے بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا○(الفرقان:۳۱)

ترجمہ: اور رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔

قرآن مجید سے بے اعتنائی اور احکامِ الٰہی کو پس پست ڈالنا یہ دو بنیادی اوامر ہیں۔ جن کی وجہ سے خیر اُمت آج تنزل میں گری ہوئی ہے۔ قرآن مجید کی اس پیشگوئی کا ظہور آج عملی رنگ میں سب سے نمایاں نظر آتا ہے۔ مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ اکثریت قرآن مجید ناظرہ سے بے بلد اور کوری ہے۔ کجا یہ کہ قرآن مجید کے معانی ومطلب کو جانیں یعنی عوام الناس تو دور نام نہاد علماء کہلانے والے بڑے بڑے جبہ پوشوں کی حالت تو اس سے بھی بدتر ہے۔ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے پر یہ امر روشن ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی پستی اور تمام خرابیوں کی جڑ مولوی ہوں گے۔

فرمان نبوی ہے۔ یوشك ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام إلا اسمهٗ ولا یبقی من القرآن اِلّا رَسمه، مساجدھم عامرۃ، وھی خراب من الھُدیٰ۔ علماؤھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنة وفیھم تعود۔

(رواہ البیھقی فی شعب الإیمان بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸)

یعنی عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا (یعنی عمل ختم ہو جائے گا) اُس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُن کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور اُن میں ہی لوٹ جائیں گے۔

قارئین! اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ ان تمام نام نہاد بگڑے ہوئے مسلمانوں کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ بلکہ فرمایا دنیا کی جس قدر مخلوق ہے اور جس کی طرف جس قدر بھی شر منسوب ہوسکتا ہے ان سب سے بڑھ کر یہ شریر ہوں گے۔ اگرچہ وہ لوگ اُمت مسلمہ کی طرف منسوب ہوں لیکن فرمانِ نبوی ہے علماؤھم یعنی یہ اُن کے علماء ہوں گے۔ ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ کوئی روحانی تعلق نہ ہوگا۔ ان کی شرارتوں اور فتنوں کے باعث حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک اور موقع پر فرمایا:

تکون فی امتی فزعة فیصیر الناس الی علمائھم فاذا ھم قردۃ وخنازیر۔

(کنزالعمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰)

یعنی میری اُمت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں جھگڑے ہوں گے۔ لڑائیاں ہوں گی۔ اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔ لوگ اس فتنہ وفساد کے حل کیلئے اپنے علما کی طرف رجوع کریں گے۔ جب وہ اپنے علما کے پاس راہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سوروں کی طرح پائیں گے۔ یعنی وہ علماء نہیں بلکہ بندر اور سور خصلت ہوں گے۔ خود مسلمان علماء اور مفکرین ومدبرین کو اس بات کا اقرار ہے کہ اُمت کی حالت بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے اور حقیقی اسلام کہیں نظر نہیں آتا۔ چنانچہ شاعر مشرق علامہ اقبال نے مسلمانوں کی موجودہ حالت زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دِل خوگر ہیں — اُمتی باعثِ رسوائی پیغمبر ہیں
بُت شکن اُٹھ گئے باقی جو رہے بُت گر ہیں — تھا براہیم پدر اور پسر آذر ہیں
رہ گئی رسم اذاں روحِ بلالی نہ رہی — فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے — یعنی وہ صاحبِ اوصاف حجازی نہ رہے
شور ہے ہوگئے دُنیا سے مسلمان نابود — ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو — تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب مسلمان عوام اور مسلمان قوم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''یہ انبوہِ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے اُس کا حال یہ ہے کہ اُس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں، نہ اُن کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۳۰ زیر عنوان اسلام کی راہِ راست اور اس سے انحراف کی راہیں)

مولوی مودودی صاحب مسلمانوں کی حالت غیر کا نقشہ کھینچتے ہوئے ان الفاظ میں اظہار خیال فرماتے ہیں:۔

''بازاروں میں جایئے ''مسلمان رنڈیاں'' آپ کو کوٹھوں پر بیٹھی نظر آئیں گی اور ''مسلمان زانی'' گشت لگاتے ملیں گے۔ جیل خانوں کا معائنہ کیجئے ''مسلمان چوروں'' ''مسلمان ڈاکوؤں'' اور ''مسلمان بدمعاشوں'' سے آپ کا تعارف ہوگا۔ دفتروں اور عدالتوں کے چکر لگایئے رشوت خوری جھوٹی شہادت، جعل، فریب، ظلم اور ہر قسم کے اخلاقی جرائم کے ساتھ آپ لفظ ''مسلمان'' کا جوڑ لگا ہوا پائیں گے۔ سوسائٹی میں پھریئے۔ کہیں آپ کی ملاقات ''مسلمان شرابیوں'' سے ہوگی کہیں آپ کو ''مسلمان قمار'' باز ملیں گے ''مسلمان سازندوں'' اور ''مسلمان گویوں'' اور مسلمان بھانڈوں سے آپ دوچار ہوں گے۔ بھلا غور کیجئے، یہ لفظ مسلمان کتنا ذلیل کر دیا گیا ہے اور کن کن صفات کے ساتھ جمع ہو رہا ہے۔ مسلمان اور زانی، مسلمان اور شرابی، مسلمان اور قمار باز، مسلمان اور رشوت خور۔ اگر وہ سب کچھ جو ایک کافر کرسکتا ہے وہی ایک مسلمان کرنے لگے تو پھر مسلمان کے وجود کی دنیا میں حاجت ہی کیا ہے۔'' (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۲۸۔۲۹ زیر عنوان تحریک اسلامی کا تنزل)

اسی طرح بھارت کے ایک مسلمان دانشور الحاج معین الدین احمد صاحب علماء کی حالت پر تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''ہندوستان کے اکثر علماء اور کچھ ''اہل شریعت'' کی خانگی زندگیاں شادی اور طلاق کے معاملہ میں جھوٹ اور فریب سے داغدار ہیں۔ بہت سے علماء ایسے بھی ہیں جو چوری چھپے مالی امداد اور عطیے وصول کرتے ہیں اور ان کا کوئی حساب کتاب نہیں رکھتے۔ بہت سے علماء فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث ہوئے اور گرفتار کر کے جیل بھیج دئے گئے۔ اندرا گاندھی کے دَور ایمرجنسی میں جماعت اسلامی کی پوری تنظیم کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا۔ اور ان کے علماء کو جیل کی سزا ہوئی۔ اسلامی معاشرہ جن دنوں سیاسی، معاشی اور تعلیمی محرومیوں کے ہجوم میں گھرا ہوا تھا تو ایسے وقت بھی علماء نے معاشرہ کے بنیادی شکایات پر کوئی توجہ نہ دی اور غیر اہم فروعی مسائل میں الجھے رہے۔ مثال کے طور پر شاہ بانو کیس میں سپریم کورٹ کے خلاف اپنی ساری توانائیاں لگا دیں۔ یہ غیر دانشمندانہ جرأت صرف اس لئے دکھائی گئی کہ اس سے کچھ سیاسی فوائد حاصل ہوں۔ مذہبی معاملہ میں ان کا یہ کردار ایک جھوٹا مظاہرہ تھا کیونکہ یہ سوجھ بوجھ اور سچائی سے عاری تھا۔'' (''علماء'' از الحاج معین الدین احمد۔ مترجم جناب علی احمد جلیلی ایم اے عثمانیہ۔ صفحہ 91 تا 94۔ اسلامک بک سینٹر 1790 کلاں محل دریا گنج۔ نئی دہلی۔ انڈیا۔ سن اشاعت 1990ء)

دراصل جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ مسلمانوں کے موجودہ تنزل اور ادبار کی وجہ، ان کے علما کی حالت زار کا نتیجہ مسلمانوں کی قرآن مجید سے غفلت، لاپرواہی اور بے تعلقی کا پھل ہے۔ لیکن دین اسلام چونکہ آخری کامل دین اور خیر اُمت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دیگر مذاہب کی طرح متروک قرار نہیں دیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ خبر دی کہ اُمت کی فلاح اور بہبودی اور دوبارہ احیائے اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے۔ جن کے ہاتھوں اسلام کا دوبارہ ادیان باطلہ پر غلبہ مقدر ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

''کیف تھلك امتی انا اولھا وعیسیٰ ابن مریم اخرھا''

یعنی: کس طرح میری امت ہلاک ہوسکتی ہے جب کے میں اس کہ اول میں ہوں اور عیسیٰ ابن مریم اسکے آخر میں ہے۔ اسی طرح فرمایا:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری)

یعنی: تمہاری حالت اس وقت کیا ہو گی جب تم میں عیسیٰ ابن مریم تمہارے امام کی حالت میں نازل ہونگے۔

اس امام موعود کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خیر امت کے دوبارہ احیا کو وابستہ قرار دیا ہے۔ اس امام کے ساتھ وابستہ ہونے سے ہی امت کا انتشار تفرقہ دور ہونا ممکن ہے اور آج یہی اُمت کی فلاح کا واحد علاج ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

''تلزم جماعة المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرك الموت وانت علی ذالك۔''

(بخاری کتاب الفتن کیف الامر اذلم تکن جماعةٌ)

ترجمہ: یعنی جب مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہو جائیں گے تو اس وقت ایک فرقہ ایسا ہوگا جو جماعت کہلائے گا۔ اُن کا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا اُس جماعت کو لازم پکڑنا اور اُن کے ساتھ شامل ہو جانا۔ اور جن کا کوئی امام اور جماعت نہیں وہ پراگندہ لوگ ہوں گے اُن تمام فرقوں کو چھوڑ کر جنگل میں نکل جانا خواہ وہاں تجھے

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

# خطبہ جمعہ

**اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے بھیجا، ہم اُس کے ماننے والے ہیں۔لیکن اس ایمان لانے کے باوجود ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قول وفعل میں تضاد ہے۔افرادِ جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کے قول اور فعل ویسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں۔**

---

پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی عملی حالتوں کے معیار اونچے رکھنے کی کوشش کررہے ہیں، اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں جو ہمارے بڑوں نے کئے، چاہے وہ صحابہ تھے یا اُن کے بعد ہونے والے احمدی تھے۔ یہ جائزے ہیں جو ہمیں اپنے ایمان میں ترقی کی طرف لے جانے اور ہمارے اعتقاد اور عمل میں ہم آہنگی پیدا کرنے والے ہوں گے۔

**خلافت کے انعامات اُن لوگوں کے ساتھ ہی وابستہ ہیں جو نماز کے قیام کی طرف نظر رکھیں گے۔**

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں مساجد بنانے کی طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے،لیکن مساجد بنانے کا فائدہ تو تبھی ہے جب اُن کے حق بھی ادا ہوں۔ اور مساجد کے حق اُن کو آباد کرنا ہے۔اور آبادی کے لئے خدا تعالیٰ نے جو معیار رکھا ہے وہ پانچ وقت مسجد میں آکر نماز ادا کرنا ہے۔

---

(مکرم امر معروف عزیز صاحب مبلغ انڈونیشیا اور مکرمہ طاہرہ ونڈرمین صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود ونڈرمین صاحب مرحوم آف لندن کی وفات۔مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22/جون 2012ء بمطابق 22/احسان 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمن۔واشنگٹن۔امریکہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 13 جولائی 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے بھیجا، ہم اُس کے ماننے والے ہیں۔لیکن اس ایمان لانے کے باوجود ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قول وفعل میں تضاد ہے۔افرادِ جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کے قول اور فعل ویسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں۔ بیشک اُن کی گھٹی میں احمدیت رچی ہوئی ہے۔یعنی اگر اُن سے پوچھو کہ تم احمدی ہو تو بتائیں گے کہ ماشاء اللہ ہمارے دادا پڑدادا احمدی ہوئے تھے، صحابی تھے اور فلاں واقعات اُن کے ایمان اور ایقان کے تاریخ احمدیت اور صحابہ میں درج ہیں۔ بلکہ بعض مجھے بھی بتائیں گے کہ فلاں صحابی کا جو واقعہ آپ نے بیان کیا (گزشتہ کئی خطبوں میں مَیں صحابہ کے واقعات بیان کرتا رہا ہوں) وہ میرے نانا تھے یا پڑنانا تھے یا دادا تھے یا پڑدادا تھے۔احمدیت پر اُن کا ایمان ایسا ہے کہ دشمن کے حملے اور وار اُن کو احمدیت سے دور نہیں کرسکے۔جان، مال کی قربانی بھی انہوں نے دی اور اُن کے باپ دادا نے بھی دی۔اُن میں سے بہت سے آپ میں بھی یہاں بیٹھے ہوں گے، لیکن اس سے بھی ہم انکار نہیں کرسکتے کہ قوموں کی ترقی کبھی نہیں ہوسکتی جب تک ہم اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھیں، جب تک ہم خود اپنے جائزے نہ لیتے رہیں۔

پس اس بات سے ہم انکار نہیں کرسکتے کہ احمدیت میں شامل انہی لوگوں میں بعض عملی کمزوریاں بھی ہیں۔حقوق اللہ کی ادائیگی میں کمزوریاں ہیں، حقوق العباد کی ادائیگی میں کمزوریاں ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کرکے چودہ سو سال کے عرصے میں جن اندھیروں نے دلوں پر قبضہ کرلیا تھا، اُنہیں روشنیوں میں بدلنا تھا۔ یہ مقصد تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کا۔اور ہمارے آباؤ اجداد نے یہ انقلاب اپنے اندر پیدا کیا۔اندھیروں سے روشنیوں میں آئے۔ایک انقلابی تبدیلی اپنے اندر پیدا کی، اپنی اعتقادی اور عملی حالتوں میں ہم آہنگی پیدا کی۔ لیکن اگلی نسلوں کے وہ معیار نہیں ہیں۔پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی عملی حالتوں کے معیار اونچے رکھنے کی کوشش کررہے ہیں؟ اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں؟ جو ہمارے بڑوں نے کئے، چاہے وہ صحابہ تھے یا اُن کے بعد ہونے والے احمدی تھے۔

یہاں امریکہ میں ایک بہت بڑی تعداد ایفرو امیریکن (Afro-American) کی بھی ہے۔ان کے بڑوں نے بھی جب احمدیت قبول کی تو بڑی قربانیاں کیں اور اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کیں۔لیکن آگے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ حالتیں قائم ہیں؟ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے عمل اور اعتقاد میں کوئی تضاد تو نہیں؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد اور نعرے صرف وقتی جذبات تو نہیں؟ جن شرائط پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کی ہے اُن کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ہم عملی کوشش بھی کررہے ہیں کہ نہیں؟

پس یہ جائزے ہیں جو ہمیں اپنے ایمان میں ترقی کی طرف لے جانے اور ہمارے اعتقاد اور عمل میں ہم آہنگی پیدا کرنے والے ہوں گے۔اس وقت میں انہی جائزوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے شرائطِ بیعت میں سے ایک اہم امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو اسلام کے بنیادی ارکان میں سے بھی دوسرا اہم رُکن ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے اور یہ اہم چیز ہے ’’نماز‘‘۔

شرائط بیعت کی تیسری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سب سے پہلے اس بنیادی رُکن کو لیتے ہوئے فرمایا ہے کہ میری بیعت میں آنے والے یہ عہد کریں کہ ’’بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا‘‘۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یہاں صرف یہی نہیں فرمایا کہ عہد کرو کہ نمازیں ادا کرو گے، بلکہ پنجوقتہ نماز اور ان کی ادائیگی موافق حکم خدا اور رسول ہے۔اس کی ادائیگی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہونی چاہئے۔ نماز کے بارے میں خدا تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (البقرة: 44) اور نمازوں کو قائم کرو۔نماز کے قیام کا حکم قرآنِ کریم میں بہت سی جگہوں پر ہے، بلکہ سورۃ بقرہ کی ابتدا میں ہی ایمان بالغیب کے بعد اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کبھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرتا جب تک کہ اقام الصلوۃ نہ کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 346۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

اور اس زمانے میں قیامِ نماز کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب خدا تعالیٰ نے خلافت کے وعدے

کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ خلافت کے انعامات اُن لوگوں کے ساتھ ہی وابستہ ہیں جو نماز کے قیام کی طرف نظر رکھیں گے۔ قیامِ نماز کیا ہے؟ نماز کی باجماعت ادائیگی، باقاعدہ ادائیگی اور وقت پر ادائیگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ (البقرۃ: 44) اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور اکٹھے ہو کر جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔ پس نماز قائم کرنے والوں اور مالی قربانیاں کرنے والوں کی یہ خصوصیت بیان فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ خصوصیت اُن میں ہونی چاہئے کہ وہ ایک جماعتی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں، اور یہی اُنہیں حکم ہے کہ جماعت بنا کر عبادت کرو اور جماعتی طور پر مالی قربانیوں کا بھی ذکر ہے کہ وہ کرو تا کہ اُس کام میں اُس عمل میں جو ایک جماعت پیدا ہونے کی وجہ سے ہوگا، برکت پڑے۔

نمازوں کے باجماعت ثواب کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے کو ستائیس گنا ثواب ملتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ حدیث:645)

ہم درسوں میں سنتے ہیں، تقریروں میں سنتے ہیں، بچوں کو بھی تقریریں تیار کرواتے ہیں اُس میں بیان کرتے ہیں، لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو اُس پر پوری توجہ نہیں دی جا رہی ہوتی۔ پس سوائے اشد مجبوری کے اپنی نمازوں کو باجماعت ادا کرنا چاہئے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر جائزے لیں تو یہ بات کھل کر سامنے آئے گی کہ نماز باجماعت کی طرف وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں مساجد بنانے کی طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے، لیکن مساجد بنانے کا فائدہ تو تبھی ہے جب اُن کے حق بھی ادا ہوں۔ اور مساجد کے حق اُن کو آباد کرنا ہے۔ اور آبادی کے لئے خدا تعالیٰ نے جو معیار رکھا ہے وہ پانچ وقت مسجد میں آ کر نماز ادا کرنا ہے۔ بہت سے لوگ بیشک ایسے ہیں جن کو کام کے اوقات کی وجہ سے پانچ وقت مسجد میں آنا مشکل ہے۔ لیکن فجر، مغرب اور عشاء میں تو یہ عذر نہیں چلتا، اُس پر تو حاضر ہو سکتے ہیں۔ میں جانتا ہوں دنیائے احمدیت میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اِن مغربی ممالک میں رہتے ہیں اور مسجد سے پندرہ بیس میل کے فاصلے پر رہتے ہیں۔ لیکن نمازوں کے لئے مسجد میں آتے ہیں۔ اگر ظہر، عصر کی نمازیں نہ پڑھ سکیں، تو جیسا کہ میں نے کہا، یہ لوگ فجر، مغرب اور عشاء پر ضرور شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تو تقریباً ہر ایک کے پاس سواری ہے، اپنے دنیاوی کاموں کے لئے سواریاں استعمال کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اُس کی عبادت کے لئے یہ سواریاں استعمال کریں گے تو ان سواریوں کا مقصد دین کی خدمت بھی بن جائے گا اور آپ کے بھی دین و دنیا دونوں سنور جائیں گے۔ جہاں بہت زیادہ مجبوری ہے وہاں اگر قریب احمدی گھر ہیں تو کسی گھر میں جمع ہو کے گھروں میں باجماعت نماز کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ جہاں اکیلے گھر ہیں وہاں اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ باجماعت نماز کی ادائیگی کی کوشش ہونی چاہئے تاکہ بچوں کو بھی نماز باجماعت کی اہمیت کا پتہ چلے۔ بچوں کو ماں باپ اگر فجر کی نماز کے لئے اُٹھائیں گے تو اُن کو جہاں نماز کی اہمیت کا اندازہ ہو گا وہاں بہت سی لغویات سے بھی وہ بچ جائیں گے۔ جن کو شوق ہے، بعضوں کو رات دیر تک ٹی وی دیکھنے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہنے کی عادت ہوتی ہے، خاص طور پر ویک اینڈ (Weekend) پر تو نماز کے لئے جلدی اُٹھنے کی وجہ سے جلدی سونے کی عادت پڑے گی اور بلا وجہ وقت ضائع نہیں ہو گا۔ خاص طور پر وہ بچے جو جوانی میں قدم رکھ رہے ہیں، اُن کو صبح اُٹھنے کی وجہ سے ان دنیاوی مصروفیات کو اعتدال سے کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ بعض مجبوریاں بھی ہوتی ہیں، اچھی دیکھنے والی چیزیں بھی ہوتی ہیں، معلوماتی باتیں بھی ہوتی ہیں، اُن سے مَیں نہیں روکتا، لیکن ہر چیز میں ایک اعتدال ہونا چاہئے۔ نمازوں کی ادائیگی کی قیمت پر ان دنیاوی چیزوں کو حاصل کرنا انتہائی بے وقوفی ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ چھٹی کے دن بعض مجبوریاں ہوتی ہیں، بعض فیملی کے اپنے پروگرام ہوتے ہیں، چھٹی کے دن اگر فیملی کا کہیں باہر جانے کا پروگرام ہے تو اور بات ہے، لیکن اگر نہیں ہے تو پھر مسجد میں زیادہ سے زیادہ نمازوں کے لئے آنا چاہئے اور بچوں کو ساتھ لانا چاہئے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں جی بچوں کو مسجد میں آنے کی عادت نہیں ہے، بعض بچے بگڑ رہے ہیں۔ اُن کا علاج تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ بچپن سے اُن کو اس بات کی عادت ڈالیں کہ وہ خدا کا حق ادا کریں اور وہ حق نمازوں سے ادا ہوتا ہے۔ بچوں کو بچپن سے اگر یہ احساس ہو کہ نماز ایک بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مسلمان مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا تو پھر جوانی میں یہ عادت پختہ ہو جاتی ہے اور پھر یہ شکوے بھی نہیں رہیں گے کہ بچے بگڑ گئے۔ تفریح کے لئے بھی اگر جائیں، اگر کوئی پروگرام ایسا ہے تو جہاں دنیاوی دلچسپی کے سامان کر رہے ہیں، وہاں خدا کی رضا کے حصول کے لئے، جہاں بھی ہوں، پوری فیملی وہاں پر باجماعت نماز ادا کرے۔ میرا تو یہ تجربہ ہے اور بہت سے لوگوں کے یہ تجربے ہیں جو مجھے بتاتے ہیں کہ تفریح کی جگہوں پر جب اس طرح میاں بیوی اور بچوں نے نماز کے وقت نماز باجماعت ادا کی تو ارد گرد کے لوگوں میں دلچسپی پیدا ہوئی اور اُن کو دیکھنے لگے اور پھر تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں، تعارف حاصل ہوتا ہے۔

عموماً عام دنیا دار کو مسلمانوں کے بارے میں یہی تصور ہے کہ مسلمانوں میں نماز وہی پڑھتے ہیں جو شدت پسند ہیں۔ جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ تفریح کرنے والے بچے اور بڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور لباس بھی اُن کے یہاں کے لوگوں کے لباس کے مطابق پہنے ہوئے ہیں، لیکن عبادت میں انہماک ہے تو ضرور توجہ پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ کئی ایسے ہیں جو اپنے تجربات بیان کرتے ہیں کہ کس طرح نماز کی وجہ سے بعض غیروں کی اُن کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور یوں تبلیغ کے راستے کھلے۔ پس کسی قسم کے احساسِ کمتری میں ہمیں مبتلا نہیں ہونا چاہئے، نہ بچوں کو، نہ بڑوں کو۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا میں دینی اور روحانی انقلاب ہم نے پیدا کرنا ہے، تو یہ دینی اور روحانی انقلاب وہی لوگ پیدا کر سکتے ہیں جو ہر قسم کے احساسِ کمتری سے آزاد ہوں اور اپنے اندر سب سے پہلے دینی اور روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہوں۔ اور یہ دینی اور روحانی انقلاب بغیر عبادت کا حق ادا کئے پیدا نہیں ہو سکتا اور عبادت کے حق کے لئے سب سے اہم اور ضروری چیز نماز ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔ حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ (البقرۃ:239) اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ حَفَظَ کے معنی ہیں کہ باقاعدگی اختیار کرنا اور پھر اُس کی نگرانی کرنا۔ اور پھر فرمایا ہر اُس نماز کی خاص طور پر نگرانی کرو اور اُس کی حفاظت کرو جو صلوٰۃ وسطیٰ ہے، یعنی جو نماز تمہاری مصروفیات کے درمیان میں آتی ہے، یا وہ نماز جو کسی بھی وجہ سے، دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے، وقت پر اور اہتمام کے ساتھ ادا نہ کی جا سکے اُس کی بہر حال خاص طور پر حفاظت کرنی ہے۔ کیونکہ نمازوں کی سستی تمہیں فرمانبرداروں کی فہرست سے باہر نکال دیتی ہے۔ اس لئے نمازوں کی حفاظت کی طرف خدا تعالیٰ توجہ دلاتا ہے اور پھر خاص طور پر اُن نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے جو تمہارے نفس کی سستی اور دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے ادا نہیں ہو رہیں یا اُن کا حق ادا کرتے ہوئے ادا نہیں ہو رہی۔ بعض جلدی جلدی نماز پڑھ لیتے ہیں یہ نماز کا حق ادا کرنا نہیں ہے۔ کیونکہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ (البقرۃ:239) اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ یعنی مکمل توجہ نماز پر ہو۔ پھر دنیاوی خیالات اور خواہشات ذہن پر قبضہ نہ کریں۔ ذہن میں یہ ہو کہ جس خدا کے سامنے میں کھڑا ہوں اُس کے احکامات کی کامل اطاعت کرنی ہے۔ پس جب یہ حالت ہوتی ہے تو پھر ایسے نمازیوں کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نمازیں بھی تمہاری حفاظت کرنے والی ہوں گی اور تمہاری نگران بن جائیں گی، تمہیں برائیوں سے روکیں گی، تمہارے گھروں کو برکتوں سے بھر دیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نمازیں نہ پڑھیں بلکہ حضورِ قلب کی کوشش کریں جس سے اُن کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 346-345۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز ناپسندیدہ اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز لغویات اور بری باتوں سے روکتی ہے لیکن ہر نماز نہیں اور ہر نمازی کو نہیں۔ ہر نمازی برائیوں سے نہیں رُک سکتا، صرف وہ نمازی اپنی اصلاح کر سکتا ہے یا نماز اُس نمازی کی اصلاح کرتی ہے جو کامل فرمانبرداری سے ادا کی جائے۔ یہ سمجھ کر ادا کی جائے کہ خدا تعالیٰ میری ہر حرکت و سکون کو دیکھنے والا ہے اور اُس خدا کے سامنے مَیں کھڑا ہوں جو میری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے۔ یہ کامل فرمانبرداری والی نمازیں ہیں جو انسان کی حفاظت کرتی ہیں اور نگرانی کرتی ہیں، اور جن گھروں میں پڑھی جاتی ہیں، اُن گھروں کے رنگ ہی کچھ اَور ہو جاتے ہیں۔ پس ایسی نمازوں کی تلاش ہمیں کرنی چاہئے، تبھی ہم اپنے عہدِ بیعت کو حقیقی طور پر نبھا سکتے ہیں۔ یہ نہیں کہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو توجہ اپنے دنیاوی کاموں اور خواہشات کی طرف ہو۔ یا کبھی نماز پڑھ لی، کبھی نہ پڑھی۔

پس مَیں پھر کہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ان ملکوں میں رہنے والے دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ گو اب تیسری دنیا میں بھی شہروں میں رہنے والوں کا یہی حال ہے۔ لیکن بہر حال پھر بھی کچھ نہ کچھ ایک ایسی تعداد ہے جو مسجدوں میں جانے والی ہے۔ باوجود اس کے کہ اسلام کے اس اہم دینی فریضہ کی طرف مَیں بار بار توجہ دلاتا ہوں، میرے سے پہلے خلفاء بھی اس طرف بہت توجہ دلاتے رہے۔ اب تو اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی نعمت سے نواز دیا ہے۔ پہلے اگر خلیفۂ وقت کی آواز دنیا کے ہر خطے میں فوری طور پر نہیں پہنچ رہی تھی تو اب تو فوری طور پر یہ آواز اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا پیغام ہر جگہ فوری طور پر پہنچ رہا ہے۔ اگر ہم میں سے بعض لوگ یا خطبات اور تقاریر نہیں سنتے یا سنتے ہیں اور بے دلی سے سنتے ہیں، ایک کان سے سنا اور دوسرے سے نکال دیا تو اُس عہدِ بیعت کو پورا کرنے والے نہیں ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے، اُس کی پابندی کروں گا،

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
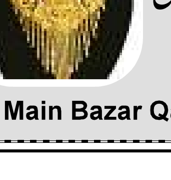
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اُس کی کامل اطاعت کروں گا۔ یہ اطاعت سے نکلنے والے عمل ہیں کہ ایک کان سے سنا اور دوسرے سے نکال دیا۔ یہ کامل فرمانبرداری سے دور لے جانے والے عمل ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ نے بڑا انذار فرمایا ہے۔ فرماتا ہے فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ (الماعون:5)۔ پس اُن نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ یہ غفلت نماز باجماعت کی طرف توجہ نہ دینے سے بھی ہے، باقاعدگی سے نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے بھی ہے۔ پوری توجہ نماز میں رکھنے کی کوشش نہ کرنے کی وجہ سے بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز میں بعض دفعہ توجہ قائم نہیں رہتی لیکن بار بار اپنی توجہ کو نماز کی طرف لانا ضروری ہے اور یہ بھی ایک مطلب ہے اقامت الصلوۃ نماز کے کھڑی کرنے کا، نماز کے قیام کا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے نہیں مانا، غلطیاں کرتا ہے تو بیشک وہ گناہگار ہے۔ لیکن مجھے ماننے والے جو ایک عہدِ بیعت کرتے ہیں اور پھر اُس کی تعمیل نہیں کرتے، زیادہ پوچھے جائیں گے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 182۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہر احمدی پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور یہ ذمہ داری ادا نہیں ہوسکتی جب تک یہ خیال نہ رہے کہ مَیں نے جو خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر ایک عہدِ بیعت باندھا ہے اس کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے آگے جواب دہ ہوں۔ پس یہ خیال رہے تبھی ذمہ داری ادا ہوسکتی ہے۔ پس بڑے بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اور چھوٹے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی۔ یہاں بہت سے گھروں میں بے سکونی کے جو حالات ہیں وہ اس لئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ نہیں ہے، جس طرح توجہ ہونی چاہئے۔ بعض لوگ میرے سے جب ملاقات کرتے ہیں اور دعا کے لئے کہتے ہیں تو میں عموماً کہا کرتا ہوں کہ اپنے لئے خود بھی دعا کرو اور نمازوں کی طرف توجہ دو۔ اور جب پوچھو کہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے ہیں؟ تو بعض لوگوں کا جواب نفی میں ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے مَیں عموماً یہ کہا کرتا ہوں کہ دین کے ساتھ مذاق نہ کریں۔ دین کو مذاق نہ سمجھیں کہ خود تو نمازوں اور دعاؤں کی عادت نہیں ہے، اُس طرف کوئی توجہ نہیں ہے اور اپنے مسائل اور دنیاوی معاملات کے لئے دعا کے لئے کہہ رہے ہیں۔ پہلے خود تو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں، پھر کہیں۔ جب تک خود اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا نہیں کریں گے، یا تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش نہیں کریں گے، دوسرے کی دعائیں بھی پھر اثر نہیں کریں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جو جماعت قائم کرنے آئے تھے وہ ایسے لوگوں کی جماعت تھی جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے ہیں اور اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں پیر پرستی کو ختم کرنے آیا ہوں۔ فرمایا کہ تم پیر بنو، پیر پرست نہ بنو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 139۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ) لیکن جس قسم کے پیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ماننے والوں کو بنانا چاہتے ہیں وہ آجکل کے نام نہاد دنیا پرست پیر نہیں ہیں جو ہاتھ میں تسبیح لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہماری عبادتوں اور دوسرے حقوق کی ادائیگی کا حق ادا ہوگیا۔ نہ نمازوں کی ضرورت ہے، نہ عبادتوں کی ضرورت ہے۔ نمازوں سے یہ لوگ کوسوں دور ہوتے ہیں۔ خود نمازیں نہیں پڑھتے اور اپنے مریدوں کو بھی نمازوں کے لئے یہی کہتے ہیں کہ کوئی ضرورت نہیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ ایسے پیر اور ایسے سیّد ہدایت کی طرف لے جانے والے نہیں، بلکہ گمراہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کیا ہے، اُن کی ایک ہمشیرہ تھیں، رشتہ دار، کسی پیر صاحب کی مرید تھیں، پیر صاحب نے ان کی ہمشیرہ کے دماغ میں یہ بٹھا دیا تھا کہ میرے مریدوں کو نمازوں اور عبادتوں کی ضرورت نہیں۔ پس میری مریدی اختیار کرلو۔ کچھ وظائف میں نے بتا دیئے ہیں وہ کرلو، یہ کافی ہیں، بخشے جاؤ گے۔ تو حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اُنہیں ایک دن کہا کہ پیر صاحب سے پوچھو کہ حساب کتاب والے دن جب خدا تعالیٰ نیکیوں اور عبادتوں کے بارے میں پوچھے گا تو کیا جواب دوں؟ جب فرشتے میرا جنت کا راستہ روکیں گے، میری نیکیوں کے بارے میں سوال ہوگا تو کیا جواب دوں؟ خیر انہوں نے اپنے پیر صاحب سے پوچھا تو کہنے لگے کہ فرشتے تمہارا راستہ روکیں تو کہہ دینا کہ میں فلاں پیر اور سید زادے کی ماننے والی ہوں تو وہ تمہارا راستہ صاف کر دیں گے۔ اور رہا میرا سوال (پیر صاحب کا) تو جب مجھ سے پوچھیں گے تو مَیں کہوں گا کہ کربلا کے میدان میں میرے بڑوں نے جو قربانیاں دی ہیں، اُن کو بھول گئے ہو؟ نواسۂ رسول نے جس کی نسل سے مَیں ہوں، جو قربانی دی ہے، اُس کو بھول گئے ہو؟ تو فرشتے اس بات پر شرمندہ ہوجائیں گے اور راستہ چھوڑ دیں گے اور مَیں اکڑتا ہوا جنت میں چلا جاؤں گا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 208)

تو یہ ہے ان لوگوں کے پیروں کا حال۔ ہم نے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والوں نے ایسا پیر نہیں بننا۔ ہم نے تو اپنے اندر وہ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں جو ہماری حالتوں میں انقلاب لانے والی ہوں، ہمارے بچوں اور ہماری نسلوں کی حالتوں میں انقلاب لانے والی ہوں اور اس معاشرے میں روحانی انقلاب لانے والی ہوں۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا، نہ ہمارا اعتقاد انقلابی تبدیلیاں لائے گا بلکہ ہمارے عمل ہیں جو انقلاب لائیں گے انشاء اللہ۔ اور سب سے بڑھ کر ہماری دعائیں ہیں جو جب اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا تو دنیا میں ایک انقلاب برپا ہوگا اور دعائیں کرنے کا بہترین ذریعہ نمازیں ہی ہیں۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے اور جب مجموعی طور پر تمام دنیا کے رہنے والے احمدیوں کا رُخ ایک طرف ہوگا تو یہ دعاؤں کے دھارے ایک انقلاب لانے کا باعث بنیں گے۔

پس خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تاکہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔ پس ہر احمدی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے اور اپنی نمازوں کی حفاظت، اپنی اولاد کی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دے تاکہ ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کو ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی جذب کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم بھی نمازوں کا حق ادا کرتے ہوئے اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے، اُن پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (النور:57) اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

پس ہم نے اگر اللہ تعالیٰ کے رحم حاصل کرنے والا بننا ہے تو اپنی نمازوں کی حفاظت اور اُس کے قیام کی بھی کوشش کرنی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بار بار مختلف رنگ میں اپنے ماننے والوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ جہاں ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں، خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے رحم سے حصہ لے کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بھی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو، آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو''۔ فرمایا: ''یقینا یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''نماز کیا چیز ہے؟ وہ دُعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ اُن کی نماز اور اُن کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے، باقی اپنی تمام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کیا کرو تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 69-68)

پس یہ کیفیت ہے جو نمازوں میں ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ عجز و نیاز پھر خدا تعالیٰ کی رحمت کو کھینچنے کا باعث بنتا ہے۔ پھر ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوجاتے ہیں۔ اور ایسی ہی نمازیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہماری دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ پھر قبولیتِ دعا کے نظارے دکھاتا ہے) فرمایا ''نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مَیں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گرِ پڑی ہے۔ ..........جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی''۔ فرمایا ''حج بھی انسان کے لیے مشروط ہے، روزہ بھی مشروط ہے، زکوۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں''۔ (یعنی باقی سب عبادتیں جو ہیں اُن کی بعض شرائط ہیں۔ وہ شرائط پوری ہوتی ہوں تو ادائیگی ہوگی، ورنہ فرض نہیں ہیں۔ لیکن نماز ہر صورت میں لازمی ہے۔ انسان مسافر ہے، مریض ہے، کیسی بھی حالت ہے، اگر ہوش و حواس میں ہے تو نماز فرض ہے) فرمایا ''سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں'' (یہ مشروط بھی ہیں اور ایک سال میں ایک دفعہ ہیں) ''مگر اس کا حکم (یعنی نماز کا حکم) ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 627۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

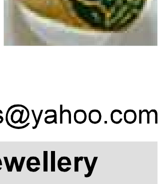

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔

پس یہ قیامِ نماز اور حفاظت نماز کے اُس الٰہی ارشاد کی کچھ وضاحت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی ہے اور جس کی آپ نے ہر احمدی سے توقع رکھی ہے۔ فرمایا کہ، ورنہ بیعت کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کی اہمیت کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے تا کہ ہم اپنے عمل سے ثابت کریں اور دنیا کو بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم میں وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں جس نے ہمیں خدا سے ملایا ہے۔ اب بہت سارے نئی بیعت کرنے والے میں نے دیکھے ہیں، اُن کے خطوط آتے ہیں، اُن میں ان نمازوں کی وجہ سے ایک انقلاب اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا ہے۔ پس ہر احمدی کو خاص طور پر پرانے احمدیوں کی اولادوں کو اس کو یاد رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نمازوں کے ایسے ذوق اور حضور کی کیفیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے، اس لئے تم سب سے پہلے یہی دعا خدا تعالیٰ سے کرو کہ: ’’اے اللہ! مجھ میں قرب کی یہ حالت پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے آپ نے ہمیں ایک دعا سکھائی۔ فرماتے ہیں کہ یہ دعا کیا کرو کہ ’’اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آ جاؤں گا‘‘۔ (یعنی اس دنیا سے رخصت ہونے کا بلاوا آ جائے گا) ’’اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں‘‘۔ فرمایا ’’جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا (باقاعدگی اختیار کرے گا) تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 616۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نمازیں نصیب فرمائے۔

جمعہ کے بعد مَیں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک ہمارے مربی سلسلہ جو انڈونیشیا کے رہنے والے تھے، اُن کا ہے، جن کا نام امر معروف عزیز صاحب تھا۔ 16/جون کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ 6/دسمبر 1962ء کو پیدا ہوئے تھے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ 1979ء میں جامعہ میں داخل ہوئے اور 1987ء میں مبشر کا کورس کر کے جامعہ ربوہ سے فارغ ہوئے اور انڈونیشیا گئے۔ مختلف جگہوں پر ان کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کی توفیق دی۔ 2011ء تک جامعہ انڈونیشیا میں تھے۔ اُس کے بعد ایسٹ کلمنتان کے ریجنل مبلغ تھے، اور علمی آدمی تھے ماشاء اللہ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب ’’توضیح مرام‘‘ کا انڈونیشین ترجمہ کرنے کی انہوں نے سعادت پائی۔ اس کے علاوہ یہ میرے خطبات کا باقاعدگی سے ترجمہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

دوسرا جنازہ ہماری لندن کی رہنے والی ایک پرانی خدمتگار خاتون مکرمہ طاہرہ ونڈرمین صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود ونڈرمین صاحب مرحوم کا ہے۔ ان کی بھی 18/جون 2012ء کو 84 سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مکرم غلام یٰسین صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کے نانا حضرت غلام دستگیر صاحب اور اُن کے بھائی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ان کے والد انڈین حکومت کے سرونٹ تھے۔ بچوں کی اچھی تربیت کی۔ قادیان میں مرحومہ نے تعلیم پائی اور پھر 1947ء سے کراچی میں رہائش پذیر تھیں۔ 1949ء میں ان کی شادی ہوئی محمود ونڈرمین صاحب سے، انگلستان آ گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی لندن ہجرت کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں انہوں نے اپنی خدمات پیش کیں اور انگلش ڈاک ٹیم میں ایک لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی اور جلسہ سالانہ میں خلیفہ رابعؒ نے ان کا نام لے کے ان کے کام کی تعریف بھی کی تھی۔ بڑی مستعدی سے خدمت کرتی تھیں۔ کبھی کام کو بوجھ نہ سمجھتی تھیں، جتنا بھی دیا جاتا وہ کر کے لے آتیں۔ وفات سے چند روز پہلے بھی اپنے عزیز کو دفتر بھجوایا کہ کام بھجوائیں۔ ہمیشہ یہ مطالبہ ان کا ہوتا تھا کام زیادہ دیا جائے۔ باوجود بیماری اور کمزوری کے بڑی محنت سے کام کرتی تھیں اور کسی وجہ سے اگر کام کم دیا جاتا تو بے چین ہو جایا کرتی تھیں۔ اور میری ڈاک کا بھی انہوں نے لمبا عرصہ کام کیا ہے، یعنی گزشتہ بیس بائیس سال سے یہ کام کر رہی تھیں۔ نو سال میں مَیں نے ان کو دیکھا ہے، اِن کے ڈاک کے خلاصے ایک تو بڑے اچھی طرح بناتی تھیں جو اہم پوائنٹ ہوتے تھے اُن کو ہائی لائٹ کر دیتی تھیں اور ان کا خلاصہ پڑھتے ہوئے دقت نہیں ہوتی تھی اور نفسِ مضمون جو تھا خط لکھنے والے کا وہ بھی پہنچ جاتا تھا۔ یہ ان کی بڑی خوبی تھی کہ خلاصہ بناتے ہوئے جہاں ضروری سمجھتی تھیں کہ اس پر ضرور نظر پڑنی چاہئے، اُس کو ضرور ہائی لائٹ کرتی تھیں۔ اور ان کے خلاصے مجھے اس لحاظ سے سب سے زیادہ اچھے لگتے تھے اور اُن کا جواب دینا بھی آسان ہوتا تھا۔ اسی طرح ان کو اللہ تعالیٰ نے بیس سال تک بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ اخبار احمدیہ کے لئے اردو مضامین کو انگریزی میں ترجمہ بھی کیا کرتی تھیں۔ ان کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی خلافت اور جماعت سے جڑا رکھے اور خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ ان کے بیٹے ندیم ونڈرمین صاحب اخبار احمدیہ کے انگلش سیکشن میں ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان دونوں کی نمازِ جنازہ غائب نمازوں کے بعد ادا کروں گا۔

❁ ❁ ❁

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

بھوکا رہ کر مرتے دم تک درخت کی جڑیں چبانا پڑیں وہیں رہنا یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا بہ نسبت اس کے کہ اُن پراگندہ فرقوں سے تیرا تعلق ہو۔ اسی طرح فرمایا:

**وَجب علی کل مومن نصرہٗ اوقال اجابتہٗ** (ابوداؤد)

ہر مومن پر اس کی مدد کرنا واجب ہے۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے ’’نصرہ‘ فرمایا یا ’’اجابتہ‘ فرمایا اور اجابتہ کا مطلب ہے کہ اس کو قبول کرنا اور مثبت رنگ میں جواب دینا۔

مذکورہ احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت سے سخت اور مشکل سے مشکل ترین حالات میں بھی اس کی بیعت کرنے کو لازم قرار دیا ہے۔ برف پر گھٹنوں کے بل جانے کا یہی مطلب ہے کہ مسیح موعود و مہدی معہودؑ کو قبول کرنے کے راستہ میں طرح طرح کی مخالفتیں اور رکاوٹیں کھڑی کی جائیں گی ایسی شدید مخالفتیں جن کی مثال برف کے پہاڑوں پر چڑھنے سے دی جاسکتی ہے فرمایا بے شک چل نہ سکو پھر بھی گھٹنوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر اس کے پاس پہنچنا اس کی بیعت کرنا اس کو میرا اسلام پہنچانا اور اس کی تائید و نصرت میں لگ جانا۔

اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ ایسے ہی دور میں مسیح موعود اور امام مہدی کا ظہور ہوگا وہ حکم اور عدل بن کر تمہارے اندرونی و بیرونی اختلافات کا فیصلہ کریں گے اور اگر مسلمان اس قدر بگڑ گئے ہوں کہ ایمان ثریا پر چلا گیا ہوگا تو ایک فارسی الاصل شخص اس کو دوبارہ وہاں سے لے آئے گا اسی طرح مسلمانوں کو تنبیہہ فرمائی تھی کہ:۔

**فاذا رائیتموہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المھدی**

(ابوداؤد جلد ۲ باب خروج المھدی)

اس اسلام کے زندہ خدا نے عین ضرورت کے وقت اس خیر اُمت کی بروقت دستگیری فرمائی اور اپنے وعدوں اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کیلئے قادیان کی مقدس بستی میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح محمدیؑ اور امام مہدی بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے اعلان فرمایا:

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت　　میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

انشاء اللہ اگلی قسط میں ہم امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ اُمت کی فلاح و بہبود کے متعلق کئے گئے کاموں پر گفتگو کریں گے۔

(جاری)　　(شیخ مجاہد احمد شاستری)

نظام جماعت کے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہو
(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266,
9437032266, 9438332026, 943738063

# خطبہ جمعہ

**اگر جلسہ کی برکات اور فیض کا صحیح اِدراک ایک احمدی کو ہو جائے اور اُس کے حصول کی کوشش بھی کرے اور پھر ہر سال جلسہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ان برکات اور پاک تبدیلیوں کو جمع کرتا چلا جائے تو ہر سال تقویٰ میں ترقی کی نئی منزلیں ہم ہر احمدی میں دیکھیں گے۔**

**تقویٰ کے معیار اونچے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے صرف نمازوں پر ہی اکتفا نہ ہو۔ اپنی نمازوں کو پھر نوافل سے بھی سجائیں۔ تہجد اور دوسرے نوافل کی طرف توجہ دیں۔**

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے۔**

**آپس کے رشتوں میں، آپس کے تعلقات میں جماعت کے اندر ایک محبت اور پیار کا بھی خاص رنگ ہونا چاہئے۔**

**سچی تبدیلی تقویٰ اور طہارت پیدا کرنے کے لئے اپنے دینی علم کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے"۔**

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/جون 2012ء بمطابق 29/احسان 1391 ہجری شمسی
بمقام ہیرس برگ (Harrisburg) پنسلوینیا (Pennsylvania) امریکہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 20 جولائی 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

الحمد للہ کہ آج جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور مجھے آج دوسری مرتبہ اس میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ یہ جلسے جو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کی جماعتیں منعقد کرتی ہیں اُس جلسے کی تتبع میں ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ جس کا مقصد افرادِ جماعت کو اُن حقیقی برکات کا وارث بنانا تھا جو افرادِ جماعت کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا باعث بنیں اور جن کو وہ اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا کر ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں اور یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی سے اس معیار کے حاصل کرنے کی توقع کی ہے اور ان معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دینے والوں سے سخت بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

پس یہ جلسہ جہاں برکتوں کا سامان لے کر آتا ہے وہاں ایک سچے احمدی کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے سال میں ایک مرتبہ ایک خاص ماحول میں رہ کر اپنی اصلاح کرنے کا موقع دیا، اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کا موقع دیا، نئے سرے سے اپنے ایمان و ایقان اور روحانیت کو صیقل اور مضبوط کرنے کا موقع دیا، لیکن ان کے حصول کا حق ادا کرتے ہوئے کوشش نہیں کی گئی۔ اگر کوشش کی بھی تو آئندہ اُس کو اُس مقام تک قائم نہ رکھ سکے جس پر رکھنا چاہئے تھا۔ اگر جلسہ کی برکات اور فیض کا صحیح اِدراک ایک احمدی کو ہو جائے اور اُس کے حصول کی کوشش بھی کرے اور پھر ہر سال جلسہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ان برکات اور پاک تبدیلیوں کو جمع کرتا چلا جائے تو ہر سال تقویٰ میں ترقی کی نئی منزلیں ہم ہر احمدی میں دیکھیں گے اور ترقی کی یہ منزلیں ہیں جو ہمیں اُس مقام تک پہنچائیں گی جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اُس دلی خواہش کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حالت کے بارے میں آپ کے دل میں تھی، اُس مقصد کے حصول کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے جو جلسہ سالانہ کے منعقد کرنے کا آپ کے دل میں تھا اور جس کا اظہار آپ نے ان الفاظ میں بھی کیا ہے کہ "اس دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف توجہ ہو"۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

اور توجہ کا اپنی ترجیحات کا یہ معیار حاصل کرنے کے لئے آپؑ نے اس بات پر شدت سے زور دیا کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی اُس کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی اللہ تعالیٰ کا خوف اور اُس کی خشیت دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور عبادت میں سب سے اہم چیز نماز ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عبادت کا مغز ہے۔ ایک حقیقی مومن کے اس اہم فرض اور اللہ تعالیٰ کے اس حق کے بارے میں میں نے گزشتہ خطبہ میں کچھ روشنی ڈالی تھی۔ پس جنہوں نے وہ نہیں سنا وہ اُس کو سنیں اور اپنی عبادت کے کم از کم یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس جلسہ میں جب آپ کو نمازوں کی طرف توجہ رہے گی یا ماحول کی وجہ سے بہر حال باجماعت نمازیں پڑھنی پڑیں گی تو پھر ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ جلسہ کے دنوں میں خاص طور پر یہ دعا کریں اور اس کے لئے کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ سب کو اپنے اس فرض اور اللہ تعالیٰ کے اس حق کو حقیقی رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں جلسہ کے پروگراموں اور دور سے آئے ہوئے مسافروں کے لئے نمازیں جمع کر کے پڑھائی جاتی ہیں اور شریعت اس کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن اپنے گھروں میں اور بغیر مجبوری کے نمازیں جمع کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ بعض گھروں میں لگتا ہے کہ مستقل نمازیں جمع کی جاتی ہیں۔ کیونکہ بچوں سے جب پوچھو کہ ایک دن میں کتنی نمازیں ہیں تو بعض کا جواب یہ ہوتا ہے کہ تین نمازیں ہیں۔ جس سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ ان گھروں میں نمازوں کا اہتمام نہیں ہے۔ قرآنِ کریم نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت سے ہمیں پانچ نمازوں کے اوقات بھی بتائے اور اُنہیں کس طرح پڑھنا ہے یہ بھی کر کے دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اس کی تفصیل بھی کچھ حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اقتباسات کی روشنی میں بیان کی تھی۔

پس اس اہم فریضے کی طرف بہت توجہ دیں اور پھر تقویٰ کے معیار اونچے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے صرف نمازوں پر ہی اکتفا نہ ہو بلکہ بعض دوسری عبادتیں بھی فرض ہیں وہ بھی ادا کرنا ضروری ہیں۔ پھر

نوافل ہیں وہ ادا کرنے بھی ضروری ہیں۔ اپنی نمازوں کو نوافل سے بھی سجائیں۔ تہجد اور دوسرے نوافل کی طرف توجہ دیں۔ ان تین دنوں میں بہت سوں کی تہجد کی طرف توجہ ہوگی۔ جب توجہ ہو تو پھر اسے زندگی کا حصہ بنائیں کیونکہ فرائض کی کمیاں نوافل سے پوری ہوتی ہیں اور نوافل میں تہجد کی بڑی اہمیت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرف جماعت کو بہت توجہ دلائی ہے۔ فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اُس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے جوش اور درد سے نکلتی ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اُس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار نہیں ہو سکتا‘‘ نیند سے اُٹھنا یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے انسان اپنی نیند کی یہ قربانی کر رہا ہے۔ فرمایا ’’پس اس وقت کا اُٹھنا ہی ایک درد دل میں پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 182۔ ایڈیشن 2003۔ مطبوعہ ربوہ)

پس تہجد کی یہ اہمیت ہے کہ اس کے لئے اُٹھنا ہی انسان میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ آجکل کی دنیا میں مختلف ترجیحات ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے اکثر لوگ رات دیر سے سوتے ہیں۔ تہجد کا مجاہدہ یقیناً ان حالات میں تقویٰ میں ترقی اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس یہ عبادت کے حق کی ادائیگی انسان کو جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے وہاں انسان کے اپنے فائدے کا بھی بڑا زبردست ہتھیار ہے۔

حقیقی مومن پر اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد ایک بہت بڑا حق اُس کے بھائیوں کا حق ہے یا کہنا چاہئے کہ انسانیت کا حق ہے اور قطع نظر اس کے کہ کون کس قوم کا ہے اور کس مذہب کا ہے، انسانیت کے ناطے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تلقین کی اور جو مومن ہے اُس کا دوسرے مومن پر تو اَور بھی بہت زیادہ حق ہے۔ اس کے بارے میں خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت سے تلقین فرمائی ہے جس کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے۔ فرمایا کہ دوسروں کے لئے اپنے دل میں رِفق اور نرمی پیدا کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 69۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

ہمدردی پیدا کرو اور صرف یہ جلسوں تک ہی محدود نہ ہو بلکہ پھر عام زندگی میں بھی اُس کا اظہار ہو۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھائی بھائی ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے ہیں اور مَیں نے دیکھا ہے کئی کئی سال ناراض رہتے ہیں اور یہ ناراضگیاں پھر دوسرے رشتوں میں بھی آگے ٹرانسفر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر یہ رفق، نرمی اور ہمدردی اور ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے میں جو کمی ہے اس سے پھر بعض دفعہ گھروں میں جب ہمدردی کی کمی ہو جاتی ہے، پیار اور محبت کی کمی ہو جاتی ہے تو اس سے گھر بھی ٹوٹ رہے ہوتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب ہم کہا کرتے تھے کہ مغربی دنیا میں آزادی کی وجہ سے گھروں میں بے سکونی ہے اور طلاقوں کی شرح یہاں بہت زیادہ ہے۔ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال نہیں رکھتے۔ نرمی اور پیار و محبت سے ایک دوسرے سے بات کرنا گوارا نہیں کرتے۔ شروع میں جو محبتیں ہوتی ہیں ایک سٹیج کے بعد آخر میں وہ دشمنیوں پر منتج ہو رہی ہوتی ہیں۔ وجہ یہی ہے کہ اس ماحول کی وجہ سے ایک دوسرے پر اعتماد نہیں رہتا، اعتماد میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر اس کا آخری نتیجہ گھر ٹوٹنے کی صورت میں نکلتا ہے۔ اب ہمارے لئے بھی یہ لمحہ فکریہ ہے کہ احمدی گھروں میں بھی بے سکونی بڑھتی چلی جا رہی ہے اور نتیجتاً گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ جہاں سے بھی مجھے قضاء کی رپورٹیں آتی ہیں یا جماعت کی اصلاحی کمیٹیوں کی رپورٹیں آتی ہیں اُن اکثر جگہوں پر طلاقوں اور خلع کی شرح بہت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

پس ایک احمدی کو رِفق، نرمی اور ہمدردی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے، اپنے دائرے کو وسعت دینے کی ضرورت ہے تبھی ہم حقیقی احمدی بن سکتے ہیں۔ پس اس جلسہ میں اس پہلو کی طرف بھی توجہ دیں اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں اور پھر اس پر قائم رہنے کا عہد بھی کریں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر کامل اطاعت کا عہد کیا ہے۔ پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کا تجدیدِ عہد کیا ہے۔ اسے ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے، ورنہ نہ ہم عہدِ بیعت نبھانے والے ہیں اور نہ ہی ہم جلسہ کی برکات سے فیض اُٹھانے والے ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں تو آپ ترانے اور نظمیں پڑھتے ہیں، ایم ٹی اے پر اس کو دکھانے کی وجہ سے اس میں رنگینیاں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بڑے زور شور سے برکتوں کے دن آنے کے ترانے گائے جاتے ہیں۔ پس برکتوں کے دن سے فائدہ اُٹھانے کے لئے تقویٰ کا حصول ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی تعلیم کی کامل پیروی کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہدِ بیعت نبھانا ضروری ہے ورنہ دن بیشک برکتوں کے ہوں ہم ان برکتوں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے جہاں تم آئے ہو جو دنیاوی فائدہ اُٹھانا تھا تم نے اُٹھا لیا اور چلے گئے۔ بلکہ اس کی حقیقی برکات سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں، اس بارے میں مَیں آپؑ کی چند باتیں آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر بات بلکہ ہر ہر بات وہ ہے جس پر عمل کرنے والے باخدا انسان بن سکتے ہیں اور یہی آپ کی بعثت کا مقصد تھا کہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انسانوں کو باخدا انسان بنائیں۔ پس سب سے پہلے تو مَیں آپؑ کے الفاظ میں آپ کا مقام اور اُس کی اہمیت اور آپ کی کامل اطاعت کے بارے میں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حَکَم عَدَل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکَم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے۔ وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔ وہ حَکَم عَدَل ہوگا‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 52۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس آپؑ کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے والے ہم تبھی ٹھہر سکتے ہیں جب آپ کی ہر بات کی ہم کامل پیروی کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے واضح فرما دیا کہ آپ کی باتوں اور فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے والے اور اُن پر عمل کرنے والے صرف آپ کی باتوں کی عزت کرنے والے نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو عزت و عظمت سے دیکھنے والے ہیں۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اُس امام کو مان لیا جس نے ہر بات کھول کر ہمارے سامنے رکھ دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ پس ایک احمدی جب بیعت کرتا ہے تو اپنی ذمہ داریوں پر ہمیشہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ دنیاوی خواہشات اور دنیاوی ترجیحات اُسے عہدِ بیعت سے دور لے جاتی ہیں اور حقیقت میں ایسے شخص کا عہدِ بیعت، عہدِ بیعت نہیں رہتا۔ پس اس جلسے کے دنوں میں اس پہلو سے بھی ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

جماعت کو نصائح کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ: ’’خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اُس نے ظاہر کئے ہیں۔ اس سے اُس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آ جاوے‘‘۔ یعنی پہلی صدیوں کا وہ زمانہ آ جائے جو بہترین زمانہ تھا۔ ’’جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ (الجمعة:4) میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 67۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس جب ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ مسیح موعود کے بعد دائمی خلافت کا سلسلہ بھی قائم رہنا ہے تو ہمیں اس سے فیض اُٹھانے کے لئے خیر القرون کے زمانے کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کرتے چلے جانا چاہئے۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں وہ روح پھونکنی ہوگی اور پھونکتے رہنا چاہئے کہ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنا ہے۔ اگر یہ نہیں ہوگا پھر ہم اُس عمدہ زمانے کی خواہش رکھنے والے نہیں ہوں گے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے، بلکہ اندھیرے دور میں پھر ڈوبتے چلے جائیں گے۔ پس اس کے لئے کوشش کرنے کی بھی بہت ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ جہاں میرے ماننے والوں میں ذکرِ الٰہی میں خاص رنگ ہو وہاں آپس کے محبت و پیار میں بھی خاص رنگ ہو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 67۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

صرف ذکرِ الٰہی کا خاص رنگ نہیں ہے بلکہ آپس کے رشتوں میں، آپس کے تعلقات میں جماعت کے اندر ایک محبت اور پیار کا بھی خاص رنگ ہونا چاہئے۔ یہ آپ نے اپنے ماننے والوں سے توقع کی۔ اور جب یہ رنگ پیدا ہوگا تو پھر ہی ہم وہ جماعت بن سکتے ہیں جو آخرین کی جماعت ہے۔ پھر اس محبت کو مزید وسعت دیتے ہوئے آپ نے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ جس طرح آپ نے توجہ دلائی ہے اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرح حقوق کی ادائیگی شروع کر دے تو ہم چند سالوں میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ: ’’بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 68۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس دیکھیں ہم میں سے کتنے ہیں جو اس سوچ کے ساتھ اپنی دعاؤں کو وسعت دیتے ہیں؟ جماعت میں جو بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں اگر یہ سوچ ہو تو کبھی مسائل پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ جب ایک مومن اپنے مخالف اور دشمن اور غیر مومن کے لئے دعائیں کر رہا ہوگا تو اپنوں کے لئے تو ان دعاؤں میں ایک مزید اضافہ ہوگا۔ ایک شدت پیدا ہو رہی ہوگی۔ اور جب ایسی دعائیں ہوتی ہیں تو خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی ایسے پیار کرنے والوں اور دوسروں کے جذبات کا اور احساسات کا خیال رکھنے والوں پر پڑتی ہے اور جس پر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑ جائے، اُس کی دین و دنیا دونوں سنور جاتے ہیں۔

آپؑ کی اس اہم نصیحت کو بھی ہمیشہ ہمیں سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا ’’تم پر یہ خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اُس نے تمہیں یہ قوت عطا کی اور شناخت کی آنکھ دی‘‘۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مانا، آپ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فرمایا ’’اگر وہ یہ فضل نہ کرتا تو جیسے اَور لوگ......گالیاں دیتے ہیں تم بھی اُن میں ہی ہوتے‘‘۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جس طرح لوگ گالیاں دیتے ہیں تم لوگ بھی اُن میں ہوتے اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تم پر نہ ہوتا۔ فرمایا ’’جس چیز نے تم کو کھینچا وہ محض خدا کا فضل ہے‘‘۔ فرمایا ’’یہ خیال مت کرو کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو‘‘۔ پس نام کا مسلمان ہونا اور احمدی ہونا کوئی چیز نہیں ہے۔ اصل چیز جو فضل اللہ تعالیٰ کا اسلام اور احمدیت کے قبول کرنے کی صورت میں ہوا ہے، اُس کی قدر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور قدر کس طرح ہوسکتی ہے؟ فرمایا کہ ’’اس کے اندر فلاسفی ہے جو زبان کے کہہ دینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ اسلام اللہ تعالیٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آ جانے کا نام ہے‘‘۔ یعنی اسلام نام ہے اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احکامات ہیں اُن کے نیچے آنے کا۔ ’’اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 133۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور جب اس حالت پر ایک مومن پہنچ جاتا ہے تو پھر قرآنِ کریم کی یہ آیت آپ نے پیش فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ: 113) کیوں نہیں، جو بھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے اور اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو بھی اپنی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ پر رکھے، اللہ تعالیٰ کی رضا ہر دوسری چیز پر مقدم کر لے، اُن کے خوف اور غم کی حالت کو اللہ تعالیٰ دور فرما دیتا ہے۔ احسان کا مطلب ہے کہ دوسروں سے نیک سلوک کرنا، ایسا سلوک جس میں کوئی ذاتی مفاد نہ ہو۔ اور پھر یہ بھی مطلب ہے کہ اپنے علم اور عمل میں نیکی مدّنظر ہو۔ ایک انسان کا اپنا ہر عمل اور علم جو ہے اُس کا استعمال نیک باتوں کے لئے ہو اور کسی بھی صورت میں اُس میں بدی داخل نہ ہو اور یہی حالت حقیقت میں وہ حالت ہے جس کو کہہ سکتے ہیں کہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ پس یہ مقام ہے جو ہر احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ حالت ہی ہمیں حقیقی مسلمان بناتی ہے۔ پس ہمیں اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرنے کے بعد اسی پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے، اسی پر اکتفا نہیں کر لینا چاہئے کہ ہم احمدی ہو گئے بلکہ اپنے معیار بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

بیعت کرنے والوں کی خوش قسمتی کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادتمندوں کے لئے پیدا کر دی ہے‘‘۔ یعنی وہ لوگ جو احمدیت میں داخل ہو گئے۔ ’’مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم اِن منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو‘‘۔ یعنی تم اُن انکار کرنے والوں کی نسبت سعادت کے قریب تر ہو۔ ’’جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا‘‘۔ جب تک خدا تعالیٰ نہیں چاہے گا کچھ نہیں ہوسکتا۔ تم پانی نہیں پی سکتے، احمدیت میں داخل ہو کر اُس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ فرمایا ’’مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں اُن کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 135۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ حالت ہے اور وہ مقام ہے جس کو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنے اور اپنانے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ بھی ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ حقوق کے معیاروں کے حصول کے لئے جلسہ کی صورت میں ایک تقریب پیدا کر دی جہاں ہم نیک باتیں سُن کر اور ایک دوسرے کے نیک اثرات کو جذب کر کے اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ کرتے ہیں جو آپ ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

پھر ایک بہت ہی اہم بات کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے اور ہر احمدی کو اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور وہ ہے اپنی علمی حالت کو بہتر کرنا۔ آج کل کے معاشرے میں دنیاوی علم کی طرف بہت توجہ ہے اور دین سیکھنے کی طرف کم۔ آپ فرماتے ہیں کہ سچی تبدیلی تقویٰ اور طہارت پیدا کرنے کے لئے اپنے دینی علم کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 142-141۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہ دینی علم آج ہمیں صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ہی مل سکتا ہے۔ آپ نے اپنی کتابوں کا بے شمار خزانہ ہمارے لئے چھوڑا ہے جو علم و عرفان کے موتیوں سے بھری پڑی ہیں۔ پس انہیں پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو جو کتب انگلش میں ترجمہ ہو چکی ہیں، اُنہیں اردو نہ جاننے والے انگلش میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ کچھ اقتباسات ہیں اُن کی طرف توجہ دیں۔ وہ چار پانچ volumes کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ جو اُردو پڑھنا جانتے ہیں وہ اُردو میں پڑھیں کہ یہ باتیں ہیں جو ہمارے علم و عرفان کو بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ کیونکہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے، وہ قرآنِ کریم کی تفسیر ہے۔ اس زمانے میں سب سے زیادہ قرآنِ کریم کا اِدراک خدا تعالیٰ نے آپؑ کو عطا فرمایا۔

قرآنِ کریم کے بکثرت پڑھنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآنِ شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے‘‘۔ فرمایا ’’مَیں بار بار اس امر کی طرف اُن لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو کشفِ حقائق کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ بدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا‘‘۔ حقائق اُسی وقت کھلتے ہیں جب قرآنِ کریم کا علم ہو۔ اس کے بغیر زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا، دینی علم حاصل نہیں ہوسکتا۔ فرمایا ’’مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لئے قرآنِ شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصّہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 113۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی ماموریت کے اس اہم کام کے ساتھ اپنے ماننے والوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی ہے تو اس کے لئے ہمارا بھی کام ہے کہ ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھیں، پڑھیں اور اس کے حسن و خوبی کو ان لوگوں پر ظاہر کریں، ان تک پہنچائیں۔ اس وقت تبلیغ کا سب سے بڑا ہتھیار ہمارے پاس قرآنِ کریم ہے۔ اور نہ نوجوانوں کو اور نہ کسی اور کو کسی بھی قسم کے احساسِ کمتری میں، complex میں مبتلا ہونے کی ضرورت ہے کہ شاید مسلمانوں کے خلاف یا قرآنِ کریم کے خلاف باتیں ہوتی ہیں تو ہم یہ ہتھیار کس طرح استعمال کریں۔ یہی ہتھیار ہے جو تمام دینوں پر غالب آنے کا ہتھیار ہے۔ پس اس کو ہمیں سیکھنا چاہئے اور آگے پہنچانا چاہئے۔ اس کو پڑھنا اور سمجھنا اور اس کے ذریعے سے معترضین کے منہ بند کروانا آج ہماری ذمہ داری ہے۔ یہاں آئے دن جو قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلیظ اعتراضات کئے جاتے ہیں، اُنہیں دور کرنا آج ہماری ذمہ داری ہے۔ اور یہ صرف چند لوگوں کا ہی کام نہیں ہے کہ خدام الاحمدیہ کے ذریعے سے یا کچھ اور چند لوگوں کے ذریعے سے مجلس انصار سلطان القلم قائم ہوگئی تو ہم کافی سمجھ لیں۔ بلکہ ہر احمدی، بچے بڑے، مرد، عورت کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہم میں سے ہر ایک اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے والوں میں شامل ہو سکے۔

آپؑ فرماتے ہیں۔ ’’اس سلسلے میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اُس پر کبھی برے دن نہیں آ سکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو، اگر تمام دنیا اُس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا‘‘۔ یعنی مشکلات اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر آتی ہیں تو وہ اُس کو محسوس ہی نہیں کرتا ’’بلکہ وہ دن اُس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اُسے گود میں لے لیتے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 195۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اُن تکلیف کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ایسے شخصوں کو اپنی گود میں لے لو۔ پس یہ چند باتیں اُن نصائح میں سے مَیں نے بیان کی ہیں جو وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں فرمائی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اپنی زندگیوں میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ جلسہ ہماری عملی، روحانی، دینی اور علمی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے منعقد ہوتا ہے۔ پس جلسے کے دنوں میں جلسے کے ماحول اور یہاں کی جانے والی تقریروں سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں اور ہر ایک اپنی حالتوں کے جائزے لے کہ کیا ہم وہ معیار حاصل کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں؟ تبھی ہم جلسہ میں شامل ہونے کا صحیح فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور اس کی برکات سے فیضیاب ہو سکتے ہیں ورنہ یہ بھی دنیاوی میلوں کی طرح کا ایک میلہ ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقصد کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بات انتظامی لحاظ سے بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ ہر شامل ہونے والے کو اپنے اردگرد ماحول میں بھی نظر رکھنی چاہئے۔ یہ جلسہ کے ماحول کی حفاظت کے لئے بھی ضروری ہے اور آپ کی حفاظت کے لئے بھی ضروری ہے۔ کارکنان کے لئے خاص طور پر یہ ہدایت یاد رکھیں کہ ڈیوٹیوں کے دوران بعض نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے اور جو ان کے نگران ہیں وہ اس طرف توجہ دیں اور اسی طرح جلسے کے دوران تمام احباب ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دیں۔ یہی جلسے کا ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

## سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جو جہاں اُن لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ یہ نشانات کے واقعات ہوتے ہیں، وہاں دوسروں کے لئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

# ہالینڈ کے نیشنل اخبار میں ''امن کا خلیفہ'' کے عنوان اور حضور ایدہ اللہ کی پورے صفحہ کی تصویر کے ساتھ جماعت احمدیہ کے تعارف اور حضور ایدہ اللہ کے خطاب و جلسہ کی کوریج۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی ایمان افروز روایات کا روح پرور بیان۔ دستی بیعت کی تقریب۔ تعلیمی میدان میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔

(ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: آخری

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

### 20 رمئی 2012ء بروز اتوار

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 32ویں جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اور جلسہ میں مبارک موجودگی کی وجہ سے جلسہ کے پہلے دو دنوں کی طرح آج تیسرے دن بھی شاملین جلسہ کی حاضری میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ آج تیسرے دن بھی بیلجئم، فرانس، جرمنی، یوکے، سویڈن، پاکستان آسٹریلیا اور کینیڈا سے آئے ہوئے احباب و فیملیز نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔

مردانہ جلسہ گاہ، زنانہ جلسہ گاہ، بیت النور کا مردانہ ہال اور دوسری طرف لجنہ کا ہال اور اس کمپلیکس کی دیگر عمارات اور بیرونی احاطے مہمانوں سے بھرے ہوئے تھے۔

تین بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اس جلسہ کی یہ اختتامی تقریب MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر کی جارہی تھی۔

### بیعت کی تقریب

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں مجموعی طور پر آٹھ افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں دو مرد، تین خواتین اور تین اُن کے بچے تھے۔ دو مرد حضرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر ہاتھ رکھا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب جماعت، مرد و خواتین نے بھی بیعت کی سعادت پائی اور اس مبارک تقریب میں شامل ہوئے۔ بیعت کرنے والی خواتین میں ایک ایسی سرینامی خاتون تھیں جن کا تعلق لاہوری گروپ، جماعت غیر مبائعین سے تھا۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل ایک روز خود مسجد فون کیا اور بتایا کہ میری زندگی میں کوئی سکون نہیں آسکا۔ چنانچہ ان کا لجنہ سے رابطہ کروایا گیا۔ آج انہوں نے بھی اپنے تین بچوں سمیت بیعت کرنے کی سعادت پائی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آگے آجائیں تاکہ جو لوگ مارکی سے باہر ہیں وہ بھی اندر آسکیں۔ احباب امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس طرح انتہائی منظم طریق سے آگے آئے اور بیٹھے کہ اُن کے درمیان کوئی خلا نہیں تھا۔ اس طرح مارکی کے پچھلے حصہ میں جگہ بن گئی جہاں مارکی سے باہر کھڑے احباب آکر بیٹھ گئے۔ اس دوران احباب جماعت نعرے بلند کرتے رہے۔

### جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

تین بج کر چالیس منٹ پر جلسہ کے اس اختتامی سیشن کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد سلمان صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم عطاء المومن صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم عطاء القیوم عارف صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

### تعلیمی میدان میں کامیابیاں حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد تقریب تقسیم ایوارڈ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو سندات عطا فرمائیں اور میڈل پہنائے۔

درج ذیل سات طلباء نے حضور انور کے دست مبارک سے یہ ایوارڈ حاصل کئے۔

1۔ عبدالحق Compier صاحب (Doctor of Medicine)

2۔ نبیل صدیق صاحب (Exective Masters in IT)

3۔ عطاء القیوم عارف صاحب (M.Sc. in Artificial Intelligence)

4۔ عطاء النور صاحب (Master of Science Degree in Pharmacy)

5۔ محمود عبدالحئی صاحب (Master in Classical Homeopathy Hahnemann Instituut)

6۔ محمد احسان احمد قریشی صاحب (کلاس 12 میں 96 فیصد نمبر حاصل کئے۔ نیز Bachelor of Engineering in Electrical & Electronics میں 80 فیصد نمبر حاصل کئے۔

7۔ کمال ملہی صاحب (تعلیم کے بارھویں سال میں ہونے والے ایک انتہائی اہم امتحان Cito Examination میں 92 فیصد نمبر حاصل کئے۔

### حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تقسیم ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہو سکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ اُن کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔ غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائیدِ الٰہی ہوتی

ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جو جہاں اُن لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ یہ نشانات کے واقعات ہوتے ہیں، وہاں دوسروں کے لئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت مَیں آج کے واقعات بیان نہیں کروں گا۔ وہ واقعات، تائیدی نشانات بیان نہیں کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ آج بھی ہو رہے ہیں۔ بلکہ اُس زمانے میں اور اُن لوگوں میں مَیں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست فیض پایا اور وہ زمانہ دیکھا۔ کیسے کیسے انہوں نے نشان دیکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پر کس طرح اُنہیں یقین تھا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا کے مسیح کے الفاظ ہیں جو ان کو کہے گئے ہیں اور وہ ضرور بالضرور پورے ہوں گے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اُن کی رہنمائی فرمائی۔ مخالفین سے واسطہ پڑا تو ان پڑھوں نے بھی ایسے ایسے جواب دیئے کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اُن کے ساتھ شامل ہے۔ کیا ایمانی حالت تھی اور کس طرح اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت تھی۔ یہ سب ان واقعات سے پتہ لگتا ہے۔ اور پھر یہ تائید و نصرت اُن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی تھی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جن صحابہ کرام کی نہایت ایمان افروز روایات بیان فرمائیں، وہ درج ذیل ہیں:

حضرت محمد حسین صاحبؓ ولد میاں محمد بخش صاحب۔ حضرت اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر ولد عبدالستار صاحب۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ۔ حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ۔ حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ۔ حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ۔ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحبؓ۔ حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ۔ حضرت عطا محمد صاحبؓ۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ واقعات جہاں ان صحابہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اظہار کرتے ہیں وہاں یقیناً یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی اور صداقت کا ثبوت بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا اور اپنی صداقت کے ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: کتاب براہین احمدیہ میں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام فرماتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنا دے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ہر طرف سے تیرے لئے وہ زر اور سامان جو مہمان کے لئے ضروری ہیں اللہ تعالیٰ خود مہیا کرے گا۔ اور وہ ہر ایک راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ کہ ہر ایک طرف اور ہر ایک راہ سے تیرے پاس مہمان آئیں گے اور اس قدر کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے تو اُن کی کثرت سے تھک جاوے یا بدخُلقی کرے۔ اس لئے پہلے سے بتا دیا کہ نہ تو اُن سے تھکے اور نہ اُن سے بدخُلقی کرے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: اب غور کرو جس زمانے میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی یا لوگوں کو بتائی گئی، اُس وقت کوئی شخص یہاں آتا تھا؟ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی مجھے جانتا بھی نہ تھا۔ اور کبھی سال بھر میں بھی ایک خط یا مہمان نہ آتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس آج بھی جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں، اگر سعید فطرت ہوں تو دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانات کس طرح آپ کے ساتھ ہیں، کس طرح آپ کی تبلیغ اور آپ کا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پہنچایا ہے۔ ہر ملک کے جلسے اور لوگوں کا ذوق و شوق سے آنا یہ آپ کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کا نام قادیان کی بستی سے نکل کر تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ آج اگر اسلام کے حقیقی دفاع میں کوئی جماعت کھڑی ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے۔ کاش کہ عامۃ المسلمین نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے لڑنے کی بجائے اس زمانے کے امام کو مان کر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حاصل کرنے والے بن جائیں اور اس کا ایک حصہ بن جائیں۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی توفیق دے کہ صرف پہلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک پر راضی نہ ہو جائیں یا آج بھی جو نئے شامل ہونے والے نشانات دیکھ کر احمدیت قبول کرتے ہیں اُن کے واقعات سے حظ اُٹھانے والے نہ بن جائیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والے اور ترقی کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی جماعت کے ساتھ اس طرح جوڑنے والے ہوں کہ یہ جاگ آگے سے آگے لگتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ اور اُن برکتوں کو لے کر آپ سب اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ ہر لحاظ سے آپ کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے رہیں اور ہمیشہ اپنے گھروں میں بھی یہ حمد کے چشمے جاری رہیں۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ حاضری کی رپورٹ جو انہوں نے دی ہے۔ یہ جتنے مقامی مہمان ہیں اُس سے زیادہ بیرونِ ممالک کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ 1004 مقامی اور 1072 بیرونی ممالک کے۔ کل 2076۔ اور اس میں سے خواتین مردوں سے زیادہ ہیں۔ حالانکہ پہلے ان کا خیال تھا کہ مرد شاید زیادہ آئے ہوں۔ 1096 خواتین ہیں اور 980 مرد ہیں۔ بہر حال ان کی یہ حاضری، پچھلے گزشتہ سال سے تو کئی گنا ہوگی۔ لیکن اب ہالینڈ کی جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنی تعداد کو بڑھائیں اور آئندہ اگر دو ہزار مہمان آتے ہیں تو چار ہزار ان کے اپنے ہونے چاہئیں۔

(اس خطاب کا مکمل متن آئندہ کسی شمارہ میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر سٹیج پر تشریف فرما رہے۔ بچوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفانِ'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔ اس کے بعد اطفال کے ایک دوسرے گروپ نے یہ ترانہ پیش کیا:

مَیں دنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا
اس عہد پر اپنے قائم رہوں گا

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

امسال جلسہ سالانہ ہالینڈ میں بیلجیم سے اکتالیس نومبائعین پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ ان نومبائعین کا تعلق مراکش، موریطانیہ، گیمبیا، روانڈا، آئیوری کوسٹ، غانا اور بیلجیم سے تھا۔ ان میں مرد و خواتین اور بچے شامل تھے۔ بیلجیم سے آٹھ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ ہالینڈ آیا تھا۔ ان نومبائعین کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کی ٹرانسلیشن عربی، فرنچ اور انگلش میں ساتھ ساتھ کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سننے کے بعد انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور کے خطبات نے ہماری زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ہمارے دل، ہمارے جذبات خلیفۂ وقت کی محبت سے لبریز ہیں۔ ہمارے لئے بیان کرنا مشکل ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ہماری روح اندر سے دھل کر صاف ہوگئی ہے اور ہم اپنے اندر ایک نیک اور پاک تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

نومبائع خواتین نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے جس طرح لجنہ کے خطاب میں ہمیں اپنی اخلاقی اور روحانی تربیت اور ہمیں اپنے گھروں کو اور اولادوں کو سنبھالنے کے بارہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کے بارہ میں بتایا ہے اس نے ہمارے دل و دماغ کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اور ہمیں سمجھ آگئی ہے کہ ہم نے کس طرح اپنی اولاد کی روحانی اور اخلاقی طور پر تربیت کرنی ہے۔

ان نومبائعین میں اس قدر جوش تھا کہ جلسہ پر آنے والے دوسرے غیر از جماعت لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے اور ان کو بتاتے کہ ہم نے کس طرح احمدیت قبول کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔

## انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہالینڈ کی جماعتوں Nunspeet, Zotermer, Amstelveen, Lilystad, Den Haag, Amsterdam, Leuwarden اور Eindhoven سے آنے والی 49 فیملیز کے 204 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ آٹھ سنگل افراد، نیز کینیڈا اور امریکہ سے آنے والے مہمانوں نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والی ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو ازراہِ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج بیعت کی تقریب میں محمد نامی ایک ایرانی دوست بھی مارکی میں موجود تھے۔ یہ اس سے قبل جماعت کے پروگراموں میں شامل ہوتے رہے ہیں اور آج جلسہ میں بھی شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ جلسہ کے بعد موصوف نے مبلغ انچارج ہالینڈ کو بتایا کہ دستی بیعت کا نظارہ دیکھ کر اور اس روحانی ماحول کے اثر سے مَیں بیعت کئے بغیر نہ رہ سکا۔ آج مَیں نے جو بیعت کی ہے دلی طور پر کی ہے اور آج سے مَیں احمدی ہوں۔ بعد میں موصوف نے ملاقاتوں کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

## تقریب آمین

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت النور میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ جس میں درج ذیل 17 بچیوں اور بچوں نے شمولیت کی سعادت پائی:

عزیزہ دانیہ بٹ، عزیزہ لبینہ احمد، عزیزہ کرن کھرل، عزیزہ سلینہ سلمٰی احمد، عزیزہ رویۃ النور، عزیزہ سفیرہ احسان ملک، عزیزہ امۃ النور محمود، عزیزم ابرار اسلم، عزیزم رضوان جمال ملہی، عزیزم عدان مظفر حسین، عزیزم وقاص باری ملک، عزیزم شاہ جہان چودھری، عزیزم حماد اکمل، عزیزم خضر بٹ، عزیزم عاصم اظہر، عزیزم خاقان احمد، عزیزم مبارک احمد۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سب بچیوں اور بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## 21 مئی 2012ء بروز سوموار

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی ادائیگی میں مصروفیت رہی۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نن سپیٹ (Nunspeet) کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے پیدل تشریف لے گئے۔ یہ مضافاتی علاقہ ایک جنگل پر مشتمل ہے جس میں سیر کے لئے مختلف پکے راستے بنے ہوئے ہیں اور سائیکل کے ٹریک بھی موجود ہیں۔ اسی جنگل کے وسط میں ایک جھیل بھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جھیل تک پیدل تشریف لے گئے اور واپسی پر سائیکل کا استعمال فرمایا اور مختلف رُوٹس سے گزرتے ہوئے قریباً پندرہ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد بارہ بج کر 35 منٹ پر واپس تشریف لائے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

## دفتری وانفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے۔ مکرم ھبۃ النور صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مرزا فخر احمد صاحب نائب امیر ہالینڈ، عبدالحمید فاندر فلیدن صاحب نائب امیر، اظہر علی نعیم صاحب سیکرٹری امور خارجہ اور فرحان علی بخش صاحب آرکیٹیکٹ نے المیرے شہر میں جماعت احمدیہ کی نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے نقشہ جات کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف نقشہ جات ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 21 فیملیز کے 99 افراد اور 17 سنگل افراد، یعنی مجموعی طور پر 116 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہالینڈ کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ آسٹریلیا سے آنے والے بعض نوجوانوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج شام کو جماعت ہالینڈ نے باربی کیو کا پروگرام رکھا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کی معیّت میں کھانا کھانے کی سعادت پائی۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور کچھ دیر کے لئے اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## میڈیا میں کوریج

آج ہالینڈ کے مختلف اخبارات نے جلسہ سالانہ ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شمولیت اور حضور انور کے ڈچ مہمانوں سے خطاب کو غیر معمولی کوریج دی۔

ہالینڈ کے نیشنل اخبار "Reformatorisch Dagblad" نے جو سارے ہالینڈ میں پڑھا جاتا ہے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر اخبار کے پورے صفحہ پر شائع کی اور پھر قریباً ڈیڑھ صفحہ پر رپورٹ شائع کی۔

ہالینڈ کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ خلیفۃ المسیح کی تصویر پورے صفحہ پر شائع ہوئی ہو اور وہ بھی ملک کے نیشنل اخبار میں۔ جماعت احمدیہ ہالینڈ کی انتظامیہ خود بھی حیران ہے کہ ایسا ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس طرح کوریج مل جائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی تائید و نصرت ہے جو حضور انور کے اس مبارک سفر میں ظاہر ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی ہوائیں ہر طرف چلی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہاں احمدیت کے حق میں ایک نئے انقلاب کے دروازے کھول رہی ہے۔ ہالینڈ کا پرنٹ میڈیا خلیفۃ المسیح کو ''امن کا خلیفہ'' کے نام سے یاد کر رہا ہے۔

ایک دوسرے نیشنل اخبار "Trouw" نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کی جس میں حضور انور ممبر پارلیمنٹ Harry Van Bomel کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں۔ اس اخبار نے بھی تفصیل سے خبر شائع کی۔

ممبر پارلیمنٹ Harry Van نے اپنی ویب سائیٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ اپنی ملاقات اور تقریب میں شرکت کی خبر شائع کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبارات میں وسیع پیمانہ پر اس کوریج کی وجہ سے سارے ہالینڈ میں احمدیت کا پیغام پہنچا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے امن کا پیغام، سلامتی کا پیغام اور محبت کا پیغام گھر گھر پہنچا ہے۔ جماعت ہالینڈ احمدیت کے تعارف پر مشتمل لاکھوں لیف لیٹس/پمفلٹس تقسیم کرتی تو پھر بھی اس طرح پیغام نہیں پہنچنا تھا جو حضور انور کی بابرکت آمد سے صرف ایک دن میں پہنچ گیا ہے۔

ہالینڈ کے نیشنل اخبار "Reformatorisch Dagblad" نے 21 مئی 2012ء کی اشاعت میں ڈچ مہمانوں کے ساتھ منعقد ہونے والی تقریب کو کوریج دیتے ہوئے ''امن کا خلیفہ'' کے عنوان سے ایک تفصیلی رپورٹ شائع کی۔

اخبار نے لکھا: ''امن کا خلیفہ

احمدیوں کو اسلام کے دائرے سے باہر تصور کیا جاتا ہے۔ دوسرے مسلمان اس جماعت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہ محمد ﷺ کے بعد بھی ایک نبی کی آمد پر یقین رکھتے ہیں جن کا نام مرزا غلام احمد (1835-1908ء) ہے۔

بہت سے احمدی دوسرے مسلمانوں کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ وہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ حضرت احمد کوئی نئی شریعت لائے ہیں۔ بلکہ یہ کہ احمدی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ آخری شرعی نبی ہیں۔ حضرت احمد علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور اس وقت اس جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد ہیں۔

حضرت عیسیٰ کی واپسی سے متعلق جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور واپس نہیں آئیں گے۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ کی آمد ہی عیسیٰؑ کی آمد ثانی ہے۔

پوری دنیا میں اس جماعت کی تعداد کئی ملین ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق یہ تعداد 200 ملین کے قریب ہے۔ زیادہ تر پاکستان میں رہتے ہیں۔ لیکن دوسرے ممالک میں بھی اب مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ ہالینڈ میں احمدی کئی دہائیوں سے آباد ہیں۔ پہلی مرتبہ ہالینڈ میں اس جماعت کا قیام 1947ء میں ہوا تھا۔ اس طرح یہ ہالینڈ کی تاریخ کی پہلی اسلامی تنظیم ہے۔ 1955ء میں جماعت نے ہالینڈ کی پہلی مسجد بنائی۔ جماعت دنیا میں اپنی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں پھیل رہی ہے۔ احمدیوں کے بیانات میں کم ہی یا بالکل ہی کبھی بھی شدت آمیز الفاظ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ مغربی ممالک میں جماعت کا قیام صرف مشنریز کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ اپنے آبائی وطنوں میں پیش آنے والے مسائل بھی ہیں۔ پاکستان میں اس جماعت کو حکومت نے غیر مسلم قرار دیا ہوا ہے۔

افراد جماعت کا جماعت کے ساتھ اور آپس میں ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ ہر فرد کم از کم اپنی آمد کا 1/16 حصہ جماعت کو ادا کرتا ہے۔ اس گہرے تعلق کے باوجود احمدیوں کے درمیان بھی تفرقہ پیدا ہونے سے نہ رہ سکا۔ حضرت مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد ''لاہوری احمدیوں'' کا گروپ بن گیا۔ یہ قابل غور بات ہے کہ ساری دنیا میں لاہوری گروپ سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ ہالینڈ میں یہ گروپ کافی بڑی تعداد میں ہے۔

اس ہفتہ کے روز Groene Laantje نن سپیٹ بہت سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہاں پر بیلجیم، فرانس اور دوسرے ممالک کی بہت سی گاڑیاں درختوں کے درمیان پارک نظر آتی ہیں۔ ان پر 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' کے نعرے لکھے ہوئے ہیں۔

ہالینڈ جماعت کے امیر مسٹر فرحاخن کی تقریر دوپہر کے وقت شروع ہوئی جس میں انہوں نے قرآن کے حوالے سے خلافت کی آمد اور اس کی ضرورت کے متعلق بتایا اور ساتھ ساتھ حاضرین کو آہستہ آہستہ اپنے پانچویں امام کی آمد کے لئے تیار کرنا شروع کیا۔

تمام موجود لوگ بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں لیکن مسیح کا خلیفہ، جیسا کہ احمدی یقین رکھتے ہیں، آتے ساتھ ہی ڈائس پر نہیں آئے۔ پہلے قرآن کی تلاوت ہوئی۔ پھر نن سپیٹ کے میئر نے تقریر کی جس میں میئر نے Tolerance کے بارے میں کچھ کہا۔ اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ ہاری فان بومل نے خطاب کیا۔

اس کے بعد انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور انتہائی اہم لمحہ آیا جس میں حضرت اقدس مرزا مسرور احمد ڈائس پر تشریف لائے۔ خلیفہ ہمیشہ ایک بڑی سفید رنگ کی پگڑی پہنے ہوتے ہیں۔ انہوں نے حاضرین کا دلی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس بات کے باوجود کہ ہالینڈ میں ایک گروہ ہے جو اسلام کے بارے میں بہت ہی نازیبا باتیں کرتا ہے اور پراپیگنڈہ کرتا ہے لیکن پھر بھی

آپ لوگوں نے خود یہاں آکر اسلام کے بارے میں جاننے کا فیصلہ کیا۔اصل حقیقت عزت کرنا اور امن قائم کرنا ہے۔انہوں نے کہا: مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم کبھی بھی بدلہ لینے کا رجحان نہیں رکھتے۔ ہاں کچھ مسلمان گروہ ایسے ہیں جو اس قسم کے شدّت آمیز خیالات رکھتے ہیں۔اور خلیفہ کو اس بات کا اچھی طرح ادراک ہے۔اور ان (مسلمانوں) کا یہ عمل مکمل طور پر غلط ہے اور محمد ﷺ کے اسوہ کے بالکل برخلاف ہے۔

☆......جرنلسٹ نے لکھا کہ اسے خلیفہ سے ذاتی طور پر سوالات کرنے کا موقع بھی ملا۔

ان کے دفتر میں ہونے والی اس ملاقات کے دوران خلیفہ نے بتایا کہ ان کو ہالینڈ میں ایک دوسرے کے لئے کم ہوتی ہوئی ریسپیکٹ (Respect) پر تشویش ہے۔خاص طور پر اگر ایسے لوگ حکومت میں آجائیں جو دوسروں کے لئے ریسپیکٹ نہ رکھتے ہوں تو پھر مسائل کھڑے ہوں گے۔

سوالات کے دوران انہوں نے اپنی پوزیشن کے بارے میں بھی بتایا۔

انہوں نے بتایا کہ ایک جماعت کو Lead کرنا اتنا آسان کام نہیں۔اور جو بھی وہ کرتے ہیں یا کہتے ہیں اس کی بنیاد قرآن میں سے دیکھتے ہیں اور وہاں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ صرف نبی گناہ سے پاک ہوتا ہے اور خاص طور پر محمد ﷺ ہمارے لئے نمونہ ہیں۔

☆......اس کے بعد خلیفہ نے ہالینڈ میں بائبل بیلٹ کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ نن سپیٹ میں زیادہ تر عیسائی آباد ہیں اور ان میں سے کتنے چرچ جاتے ہیں۔کیا وہ حقیقت میں عیسائیت پر یقین رکھتے ہیں یا پھر یہ اوپر اوپر سے مذہب اختیار کیا ہوا ہے۔ان سوالات کے جوابات ملنے کے بعد وہ تمام مہمانوں کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔ اس علاقے کا ایک پولیس والا بھی کھانے کے دوران موجود تھا۔ کچھ دوسرے مسلمان نفرت اور فاصلہ رکھتے ہیں جبکہ احمدیوں کو اس سال بھی اس بات میں کامیابی ہوئی کہ وہ اسلام کے خلاف اس الزام کو غلط ثابت کرسکیں۔

ہالینڈ کے نیشنل اخبار روزنامہ "Trouw" نے اپنی 21 مئی 2012ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت تفصیلی خبر شائع کی۔

**”خلیفہ آئے اور انتہا پسندی کی مذمّت کی**

**احمدیہ اسلام کے سربراہ نے اپنے خطاب میں غیر مسلم شاملین کا بہت شکریہ ادا کیا**

”رسول کریم (ﷺ) کو الزام نہ دیں“، عزت مآب مرزا مسرور احمد، اسلام احمدیہ کے خلیفہ نے اپنے خطاب کے دوران انتہا پسند مسلمانوں کی مذمّت کرتے ہوئے کہا۔

سامعین میں اسلام احمدیہ کے حامی موجود تھے، جو کہ 19 ویں صدی کے اختتام پر انڈیا سے ایک مسیحائی تحریک کی صورت میں اٹھی۔ بروز ہفتہ، احمدی مسلمان نن سپیٹ میں اپنے کانفرنس سنٹر میں اکٹھے ہوئے جسے بیت النور یعنی روشنی کا گھر کہا جاتا ہے۔ یہ پہلے ایک یتیم خانہ تھا۔

خلیفہ لندن میں رہتے ہیں۔ وہ باقاعدگی سے یورپ میں اپنے ہم عقیدہ احباب کو ملنے آتے ہیں۔ مسلمان ممالک میں دورہ کرنا زیادہ پُرخطر ہے۔خاص طور پر پاکستان میں انہیں خطرہ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔مزید یہ کہ انہیں وہاں کلمہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اس پر انہیں قید کی سزا مل سکتی ہے۔اگر یہ کلمہ ان کی مساجد پر تحریر ہو تو پولیس اسے سیاہی سے مٹا دیتی ہے۔ 2010ء میں پاکستان میں ان کی مساجد پر حملہ میں ایک سو احمدی ہلاک کردیئے گئے تھے۔

خلیفہ کی زندگی کے کافی پہلو ہیں۔ ایک لمبا عرصہ وہ غانا میں رہے، جہاں وہ احمدیہ سکولز میں خدمت بجالاتے رہے۔ وہ ریسرچ فارم کے مینجر بھی تھے، جہاں انہوں نے Tropical غانا میں گندم کی کامیاب کاشت کے امکان کو ثابت کیا۔

2003ء میں ان کا انتخاب احمدیوں کے عالمی سربراہ کے طور پر ہوا۔ان کا ٹائٹل خلیفة المسیح الخامس ہے۔ جماعت احمدیہ کے عقائد کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب، مسیح موعود ہیں۔ان کے پیروکار انہیں عیسیٰ کی آمدِ ثانی کا مظہر مانتے ہیں۔احمدی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد عیسیٰ کی خصوصیات لیے ہوئے ہیں۔

اپریل میں خلیفہ نے سعودی عرب کے مفتی اعظم کے فتویٰ پر سخت تشویش کا اظہار کیا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ جزیرہ نما عرب میں تمام گرجے مسمار کردیے جائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہالینڈ میں اسلام مخالف رجحان پر بھی بڑے افسوس کا اظہار کیا اور ساتھ ہی اس تقریب میں غیر مسلم شاملین کو ان کی آمد پر شکریہ کہا۔ان شاملین میں ایک SP-member of Parliament Harry Van Bommel تھے جنہوں نے اپنے مختصر خطاب کا آغاز ”السلام علیکم“ کے زبردست الفاظ سے کیا۔

دنیا بھر میں کُل بیس ملین احمدی آباد ہیں جن میں سے 1500 ہالینڈ میں موجود ہیں۔ ہالینڈ میں قدیم ترین مسجد احمدیوں کی ہے جو کہ ہیگ میں ہے اور مسجد مبارک کے نام سے مشہور ہے۔ ہالینڈ میں مزید احمدی بھی آباد ہیں مگر وہ دوسرے لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے ہیں، آرتھوڈوکس مسلمان زیادہ تر احمدیہ اسلام میں ہی شامل ہوتے ہیں۔

پریس ترجمان احمد نے بتایا کہ اِخلَاف ایک Moroccan خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور اس نے احمدیت قبول کی ہے۔ اپنے مؤقف کے بارے میں وہ کہتا ہے کہ اگر وہ اسے ایک لفظ میں بیان کرے تو وہ یہ ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ ”اگر مَیں کل ہی احمدیت چھوڑنا چاہوں تو اس میں کوئی بھی مسئلہ نہیں ہوگا“۔(روزنامہ "Trouw" 21 مئی 2012ء)

ایک مقامی اخبار روزنامہ "De Stentor" نے اپنی 21 مئی 2012ء کی اشاعت میں لکھا:

**”نن سپیٹ میں سینکڑوں مسلمان**

احمدیہ مسلم کمیونٹی ہالینڈ کے جلسہ سالانہ میں ہالینڈ اور بیرون سے سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی خلیفہ مرزا مسرور احمد تھے جو کہ لاکھوں مسلمانوں کے عالمی سربراہ ہیں۔ اس سہ روزہ مذہبی تقریب جس میں جرمنی، بیلجیم اور فرانس سے شرکاء شامل تھے، کا سب سے نمایاں پہلو خلیفہ کا خطاب تھا۔ خلیفہ نے اپنے پیروکاروں اور مہمانوں کو دنیا کے معاشی بحران کے بدنتائج اور دنیا کے امن کے لئے اس کے خطرات سے آگاہ کیا۔

❁❁❁

منظوم کلام

# قادیان دارالامان کی یاد میں

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ربوہ

وہ بستی اقدس وہ مکیں کیسے بھلاؤں
وہ مہدی دوراں کی زمیں کیسے بھلاؤں

جس بستی میں گزرا میرے بچپن کا زمانہ
اس دور کے لمحاتِ حسیں کیسے بھلاؤں

مینارۂ بیضا سے اذاں سنتا ہوں اب بھی
پنجوقتہ نمازوں کا امیں کیسے بھلاؤں

وہ منبر و محراب وہ اقصیٰ کی فضاء میں
اور ہالے میں وہ ماہِ مبیں کیسے بھلاؤں

وہ مجلس عرفان اور وہ بیت مبارک
اُس بیت کا وہ شاہ نشیں کیسے بھلاؤں

اشکوں کا وہ اِک سیل رواں بیت دعا میں
پہنچا ہوا تا عرشِ بریں کیسے بھلاؤں

وہ آخری آرام گہِ اہلِ وصیت
وہ روضۂ فردوسِ نشیں کیسے بھلاؤں

انسان کی صورت میں فرشتوں کے نظارے
وہ شیرِ علی حامی دیں کیسے بھلاؤں

وہ شام و سحر اسود و احمر کی ضیافت
وہ میرِ ضیافت کی جبیں کیسے بھلاؤں

وہ مدرسہ جس نے مجھے انسان بنایا
رہتا ہے سدا دل کے قریں کیسے بھلاؤں

وہ کھیل کے میدان سے مسجد کو لپکنا
وہ لذتِ سجدات جبیں کیسے بھلاؤں

وہ موردِ انوار وہ ساتھی ❁ مرا ہمدم
وہ شام و سحر درثمیں کیسے بھلاؤں

وہ موسم گرما میں لب جو کے نظارے
وہ جان جہاں مردِ حسیں کیسے بھلاؤں

کس کس کی حسیں یاد ہے شبیر کے دل میں
میں جن کو بھلا سکتا نہیں کیسے بھلاؤں

❁: صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب آپ کے کلاس فیلو تھے۔

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر
**1800 - 180 - 2131**

# جانوروں کی بادشاہت

منور خالد۔ جرمنی

سائنس دانوں نے بڑی محنت سے خاص طور پر حیاتیات کے ماہر John Ray نے بڑی جدوجہد سے دنیا میں پائے جانے والے تمام جانوروں کو آٹھ اقسام میں تقسیم کیا ہے جن کو وہ آٹھ Phylem کہتے ہیں پھر فائلم کو Subphylem پھر Class پھر Family پھر Order پھر Genus اور پھر Species میں تقسیم کرتے ہوئے تمام دنیا کے جانوروں کا احاطہ کرتے ہیں اس کو وہ Classification of Animal Kingdom کہتے ہیں۔ مختلف خصوصیات کے حامل جانور مختلف فائلم میں جائیں گے پھر کسی ایک فائلم کی آگے خصوصیات کے لحاظ سے تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جائیگی۔ قرآن کریم کی سورت الزمر آیت 7 اور الانعام آیت ۱۴۴ میں بھی آٹھ جوڑوں کا اشارہ موجود ہے۔

مثلاً بعض سخت ھڈی والے جانور ہیں تو بعض نرم ہڈی والے اس طرح سخت ھڈی والے ایک فائلم میں چلے گئے نرم ھڈی والے دوسرے فائلم میں اب سخت ھڈی والے جانوروں میں سے بعض مثلاً ناک سے سانس لیتے ہیں بعض گلپھڑوں سے اس طرح ناک سے سانس لینے والے الگ Order میں چلے گئے گلپھڑوں والے دوسرے Order میں اس طرح پانی اور خشکی کے جانور الگ ہو گئے پھر خشکی کے جانوروں میں سے جو بچے دیتے ہیں اور جو انڈے دیتے ہیں ان کی الگ الگ Class ہو گئی اب جو بچے دیتے ہیں اور اپنے بچوں کو ماں دودھ پلاتی ہے ان میں گوشت خور، سبزی خور یا پھر دو ٹانگوں یا چار ٹانگوں والے، دم والے یا بغیر دم والے ، انگلیوں والے یا بغیر انگلیوں والے اس طرح Genus اور Species الگ ہوتی جائینگی۔ اس تقسیم کے مطابق انسان Homosapien کہلاتا ہے یعنی اسکی Species کا نام Homosapiens ہے لاطینی زبان میں اس کا مطلب Wise Man یا با شعور انسان ہے species کا مطلب کفو بھی ہے کہ اُن کا کفو آپس میں ملتا ہے۔ اور کتنا ملتا ہے۔ یہ ایک دلچسپ کھیل بھی ہے اگر آپ اس Classification سے شدبُد رکھتے ہیں تو آپ کسی کو کہہ سکتے ہیں کہ تم دُنیا کا کوئی بھی جانور اپنے دماغ میں سوچو اور میرے سوالوں کے صحیح صحیح جواب دو زیادہ سے زیادہ 7،8 سوالوں میں میں بتا دونگا تم نے کونسا جانور اپنے دماغ میں سوچا تھا اور پھر اسی ترتیب سے سوال کرتے ہوئے فائلم سے Species تک آتے جائیں وہ جانور خود بخود سامنے آجائے گا مثلاً پہلا سوال اسکی ریڑھ کی ھڈی ہے یعنی سخت ھڈی والا جانور ہے یا نرم اور مرکنی ھڈی والا، جواب ملے سخت ہڈی والا، اسپر تمام مرکنی ھڈی والے جانور چھوڑ کر سوال کریں ناک سے سانس لیتا ہے یا گلپھڑوں سے جواب آئے ناک سے تو پانی کے دو تین جانور چھوڑ کر وھیل۔ اور بلاؤ وغیرہ باقی پانی کے تمام جانور چھوڑ دیں اور پھر سوال کریں مادہ بچوں کو دودھ پلاتی ہے اور اس کے جسم پر بال ہیں یا چانے یا کچھ بھی نہیں جواب ملے ہاں دودھ پلاتی ہے تو تمام پرندے بھی چھوڑ دیں جو انڈے دیتے ہیں اب اگلا سوال کریں وحشی جنگلی اور گوشت خور ہے یا غیر وحشی اور سبزی خور یا سبزی اور گوشت دونوں کھاتا ہے اگر جواب ملے غیر وحشی اور سبزی اور گوشت دونوں کھاتا ہے اس قسم میں صرف چند ایک جانور باقی بچتے ہیں انسان ، کتا ، گھریلو پالتو جانور اب سوال کریں اس کے پاؤں کھر والے ہیں یا انگلیاں اگر انگلیاں جواب ملے تو پھر پوچھ لیں چار انگلیاں یا پانچ یا دم ہے یا نہیں اگر دم کٹا پانچ انگلیوں والا ہو تو انسان ہی ہو سکتا ہے اس طرح دم کٹی ہونے اور پانچ انگلیوں نے آدمی کو کتے سے انسان بنا دیا۔

سائنسدانوں نے آج تک جانداروں کی حیات کی جتنی قسمیں دریافت کی ہیں وہ ورطہ حیرت میں ڈالنے کے لئے کافی ہیں پودے بھی جاندار ہیں۔

1. ریڑھ کی ھڈی والے جانوروں کی اقسام یعنی Species 52000 سخت ھڈی والے۔

2. پودوں کی اقسام 270000

3. فنگس یا Fungi 72000

4. Algae, Protozoa وغیرہ 80000

5. مرکنی ھڈی والے جانور نرم ھڈی والے 1272000 سب سے زیادہ۔

6 بکٹیریا 4000

یاد رہے کہ یہ اقسام ہیں اور ہر قسم میں جانداروں کی تعداد کتنی ہو گی کوئی اندازہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر قسم میں کروڑوں اکائیاں ہونگی اور ہر اکائی کا اپنا الگ جہاں ہے۔ اس لحاظ سے کتنے جہان ہونگے؟ اور وہ سب کا رب یعنی رب العالمین ہے۔

کیا یہ سب کچھ اتفاقیہ ہے یا کسی ہستی کی تخلیق جو خالق مالک ازلی ابدی خدا ہے ہاں یہی ہستی باری تعالیٰ ہے۔

اب انسان کا کفو یعنی Species انسان ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ افزائش نسل کے لئے نر اور مادہ کا ہونا ضروری ہے اور ان کا اسی کفو میں ہونا بھی ضروری ہے ورنہ نسل آگے نہیں چلے گی۔ لاکھ کوشش کر دیکھیں جب تک نر اور مادہ ایک ہی جنس یا کفو کے نہ ہوں افزائش نسل نہیں ہو سکتی نہ مرغی چوہے کا بچہ جن سکتی ہے۔ یا بھینس اونٹ کا بچہ نہ گائے گھوڑے کا بچہ نہ ہاتھی کتے کا بچہ نہ مکئی کا بیج بونے سے گنا اُگ سکتا ہے نہ کپاس کے بنولے سے گندم پیدا کی جاسکتی ہے اگر کسی بھی قلمی آم کی گٹھلیاں مثلاً سندھڑی لنگڑا چوسہ وغیرہ کی گٹھلیاں کاشت کریں تو جو پودا اُگے گا وہ دیسی آم ہی ہوگا کیونکہ وہ قلمی آم ہم نے دو الگ الگ قسمیں دیسی اور قلمی گانٹھوں کو ملا کر حاصل کیا تھا مگر وہ آگے اپنی نسل چلانے کے قابل نہیں وہ پھر اپنے اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ گدھے کو گھوڑی سے ملانے سے بچہ ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے خچر کی صورت میں لیکن یہ قریب ترین کفو تھا یعنی کلاس دونوں کی ایک تھی مگر Spicies ایک نہ تھی اس لئے بچہ تو ہو گیا لیکن یہ بچہ خچر ہو گا خچر کا چونکہ جوڑا نہیں ہوتا بلکہ مادہ ہی ہوتی ہے اس لئے آگے اسکی نسل نہیں چلتی ہر بار قلمی آم کی طرح گدھے اور گھوڑی کو دوبارہ ملانا پڑے گا تا کہ خچر حاصل ہو جو پہاڑی علاقوں میں بار برداری کے لئے بہت موزوں ہے یعنی اسکی کوالٹی تو گدھے سے اعلیٰ ہے مگر افزائش نسل کے لائق نہیں قلمی آم کی طرح ہی کہ ہر بار نیا پودا تیار کرنے کے لئے نئی گرافٹ لگانی ہوگی۔

یہاں یہ اعتراض دور کرتا چلوں جو بعض لوگ اپنی نادانی یا سائنس کے اس کلیہ کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگا دیتے ہیں کہ چونکہ وہ مرد اور عورت کے ملاپ کے بغیر حمل ٹھہرا تھا اس لئے نامکمل پیدائش تھی اور آئندہ افزائش نسل کے قابل نہ تھے۔ ان لوگوں کے علم کے لئے عرض ہے کہ دنیا کی ہر عورت میں دونوں قسم کی جینز یا کروموسوم ہوتے ہیں یعنی نر کے بھی اور مادہ کے بھی انسانیت کی تو ابتداء ہی ایک نفس واحدہ سے ہوئی تھی۔ جو مادہ تھی پھر اس مادہ کی نسل سے مرد اور عورت پیدا ہوئے آدم کی پیدائش بغیر باپ کے ہی تھی اور ایک بار پھر اس کتاب کا احسان ماننا پڑتا ہے جس نے یہ کہکر یہ اعتراض دور کر دیا کہ عیسیٰ کی مثال آدم کی مثال کی طرح ہے۔ کیا شان ہے اس کی ہے کوئی تو سامنے آئے۔

بعض پڑھے لکھے یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ آنے والے مسیح کے بارہ میں جو یہ فرمایا کہ وہ شادی کرے گا اور اسکی اولاد ہوگی اس سے ثابت ہوا کہ پہلے مسیح نے نہ شادی کی نہ اولاد ہوئی۔ نعوذ باللہ کیونکہ وہ شادی کے قابل ہی نہ تھے نہ اولاد پیدا کرنے کے قابل اُن کے لئے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو جسمانی عیبوں سے پاک رکھتا ہے۔ وہ مکمل انسان ہوتے ہیں اگر آدم کی اولاد چلی جو بغیر باپ کے تھا تو عیسیٰ علیہ السلام میں کیوں نقص آ گیا۔

دراصل اس حدیث کے بڑے ہی روحانی معنی ہیں کہ وہ مسیح شادی کرے گا یعنی ایک ایسی عورت سے شادی کرے گا جو نہایت اعلیٰ اور پاکیزہ ہوگی اور اسکی اولاد تمام تر مبشر اولاد ہوگی اور اس اولاد کے ذریعہ ایک دنیا اُس کوثر سے پانی پیئے گی جو مسیح کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی گئی ہے۔ دنیا میں لاکھوں نبی گذرے ہیں کس کس کی اولاد کتنی کتنی اولاد ہوئی ذکر محفوظ نہیں سوائے چند نبیوں کی اولادوں کے ایک تو نوح کی اولاد جو نافرمان تھی ایک ابراہیمی نسل جو غیر معمولی تھی اس پیشگوئی کا مطلب ہے کہ وہ اولاد ابراہیمی اولاد کی طرح ہوگی۔ جیسا کہ فرمایا { میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں۔ نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار اس ساری تفصیل لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ اللہ کا کفو ہی نہیں اس لئے نہ کوئی اسکو جن سکتا تھا نہ اس نے کسی کو جنا وہ واحد ہے لاشریک ہے۔

❀❀❀

## افتتاحی تقریب مسجد محمود (کاہلواں) و مسجد بشارت ننگل

قادیان: بتاریخ ۱۸ جولائی ۲۰۱۲ بروز بدھ شام سوا چھ بجے محترم مولانا محمد انعام غوری ناظر اعلیٰ صاحب قادیان کی زیر صدارت مسجد محمود کاہلواں و مسجد بشارت ننگل نزدیک قادیان کی افتتاحی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی نور الدین ناصر صاحب نے پڑھی۔ مکرم مولوی تنویر احمد ناصر صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر مولانا منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے خطاب فرمایا۔ بعدہ مکرم تنویر احمد خادم صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے شکریہ احباب کیا۔ آپ نے تعمیر مسجد کیلئے خصوصی تعاون کرنے والے احباب مکرم مبارک احمد چیمہ صاحب صدر عمومی۔ مکرم حافظ شریف الحسن صاحب صدر حلقہ ننگل و مکرم ناصر محمود صاحب صدر حلقہ کاہلواں۔ مکرم قریشی محمد رحمت اللہ صاحب، سیکرٹری مال اور مکرم سلطان احمد صاحب انجینئر اور مکرم فرید احمد صاحب انجینئر، مکرم مبارک احمد شیخوپوری صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کو مسجد کی آبادی کی طرف توجہ دلائی۔ قابل ذکر ہے کہ مسجد محمود کاہلواں کا سنگ بنیاد ۹/نومبر ۲۰۱۱ کو رکھا گیا تھا اور مسجد بشارت ننگل کا سنگِ بنیاد ۱۱/دسمبر ۲۰۱۱ کو رکھا گیا۔ ان دو مساجد کے افتتاح کے ساتھ قادیان میں آباد مساجد کی تعداد ۱۳ ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ مسجد محمود میں ۱۵۰ سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد ننگل میں ۱۰۰ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مساجد کو خیر و برکت اور دین کا گہوارہ بنا دے۔ آمین۔ (ادارہ)

## جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ موگرال کیرلہ نے ۲۷ مئی ۲۰۱۲ کو احمدیہ مسجد موگرال میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب معلم سلسلہ اور مکرم بشیر احمد صدیق صاحب مکرم جوہر احمد صدیق صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جماعت نے تقریر کی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں انصار، خدام و ناصرات نے شرکت کی۔ (صدیق اشرف علی۔ صدر جماعت احمدیہ موگرال کیرلہ)

**وصـایا::** منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**مسل نمبر**:6663 میں رضوانہ عفت ایم اے زوجہ ہاشم اشرف قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کوئم ڈاکخانہ وڈاک کیویلا ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.2.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چوڑیاں ۸ گرام قیمت ۲۱۰۳۲۔ کانوں کی بالیاں ۴ گرام قیمت ۱۰۵۱۶، چین ۱۶ گرام ۴۲۰۶۴، انگوٹھیاں ۲ ایک گرام قیمت ۲۶۹۲، لمبی چین ۲ عدد ۳۴ گرام قیمت ۸۹۳۸۶۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ۳۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہاشم اشرف　　الامۃ: رضوانہ عفت　　گواہ: شمش الدین اے

**مسل نمبر**:6664 میں شیریں شاہد زوجہ محمد شاہد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سہارنپور ڈاکخانہ سہارنپور ضلع سہارنپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ ۲۳ فروری ۲۰۱۲ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ منقولہ جائیداد: زیور چاندی پہنچی ۲ عدد، کلائی ۳ عدد، جھومر ۲ عدد، ٹیکہ ۱، نتھنی ایک عدد، انگوٹھی ۲ عدد۔ بچھوے ۶ گلے کے سیٹ ۲، پازیب ۴، کنگن ۶، مالا ۱ مجموعی قیمت ۲۰ ہزار روپے۔ زیور طلائی۔ جھمکی ۲ عدد، انگوٹھی ۳، کان کی بالی چھوٹی، ۲ بڑی۔ نتھ ایک عدد، لونگ ۲ سیٹ۔ نوٹ سیٹ گولڈ۔ ۱ جس کی قیمت ۶۰ ہزار روپے ہے۔ لیکن وہ میرے پاس نہیں ہے۔ جب بھی مجھے مل جائے گا مجلس کو اطلاع کردوں گی۔ مجموعی قیمت ایک لاکھ روپیہ۔ کل مجموعی قیمت ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار ایک ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ذاکر خان بمیالوی　　الامۃ: شیرین شاہد　　گواہ: محمد شاہد خان

**مسل نمبر**:6668 میں سیدہ امۃ العزیز زوجہ سید حفیظ احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ ۲۹ فروری ۲۰۱۲ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ۲ چوڑیاں سونے کی، ایک چین، ایک انگشتری، کان کا ٹاپس، کان کی چین کل وزن ۴۶ گرام قیمت ۱۲۸۸۰۰ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار چار ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید وثیق الدین احمد　　الامۃ: سیدہ امۃ العزیز　　گواہ: سید حفیظ احمد

**مسل نمبر** 6669 میں حلیدہ اختر زوجہ عارف محمد اسلم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۲۰۱۲ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۵۰۰۰ ہزار روپئے۔ طلائی زیورات ۴ تولے قیمت ایک لاکھ بارہ ہزار۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ۳۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر　　الامۃ: حلیدہ اختر　　گواہ: عارف محمد اسلم

**مسل نمبر**:6670 میں نصیبن زوجہ انور دین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۹۶ ساکن ڈنگوہ ڈاکخانہ ڈنگوہ ضلع اونہ صوبہ ہماچل پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ مارچ ۲۰۱۲ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ انگوٹھی سونے کی تین گرام۔ دو جوڑی بالیاں سونے کی آٹھ گرام لوکیٹ سونے کا چار گرام۔ قیمت ۴۰۵۰۰ روپے۔ حق مہر قابل ادا ۳۱۰۰۰ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ۵۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی　　الامۃ: نصیبن　　گواہ: انور دین

**مسل نمبر**:6671 میں شفیق احمد ولد لیاقت انصاری قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ہسری ڈاکخانہ گوڑو ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ۵۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد چاند　　العبد: شفیق احمد　　گواہ: فضل اللہ خان معلم سلسلہ

**مسل نمبر**:.6673 میں شامیلا سدھیر زوجہ کے ایم سدھیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ایراپورم ڈاکخانہ ولایان چیرنگرا ضلع ایرناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۲۰۱۲ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ہار ۳ عدد، چوڑیاں ۳ عدد، انگوٹھی ایک عدد، پازیب ایک عدد۔ حق مہر بصورت زیور ۱۶ گرام (طلائی) کل وزن ۱۰۴ گرام۔ کل قیمت ۲ لاکھ ساٹھ ہزار روپے۔۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار ۵۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے ایم سدھیر احمد　　الامۃ: شامیلا سدھیر　　گواہ: ٹی ایم عبد المجیب

**مسل نمبر**:6675 میں محمد ظفراللہ ولد موسی ماسٹر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۵۱ سال پیدائشی احمدی ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال ضلع کاسرگوڑ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم اپریل ۲۰۱۲ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ (60/2) 36 سینٹ جس کی قیمت ۲۲ لاکھ روپے ہے۔ اس پر تعمیر شدہ مکان جس کی قیمت 35 لاکھ روپے ہے۔ ۲۔ ایک پلاٹ زرعی زمین (61/9TP-1499) 97 سینٹ جس کی موجودہ قیمت 20 لاکھ روپے ہے۔ ۳۔ ایک زرعی زمین (61/9TP-1495) 25 سینٹ جس کی موجود قیمت پانچ لاکھ روپے ہے۔ ۴۔ ایک پلاٹ ناریل کا باغ (60/13TP-1268) 19 سینٹ جس کی موجودہ قیمت آٹھ لاکھ روپے ہے۔ ۵۔ ایک پرانا مکان جس کی موجودہ قیمت 10 لاکھ روپے ہے۔ اس مکان کی زمین خاکسار کی اہلیہ ہاجرہ ظفراللہ کی ہے اس نے زمین وصیت کی ہوئی ہے اور خود بھی موصیہ ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہوار 30,000 روپے ہے۔ جائداد سے ماہانہ ایک ہزار روپے آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صدیق اشرف علی　　العبد: محمد ظفراللہ　　گواہ: ٹی اے مبارک احمد


Tanveer Akhtar　08010090714
Rahmat Eilahi　09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006



آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468



ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 23 Aug 2012 Issue No : 34

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
By Air : 45 Pounds or 70 U.S.
$ : 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

# خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ اس کی معرفت اور قُرب حاصل کرے

# جو بھی نیکی انسان اس رمضان میں جاری رکھتا ہے اُسے اگلے رمضان تک جاری رکھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 راگست 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۷)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہیئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

حضور انور نے فرمایا رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور دو عشرے گزر بھی گئے اور احساس بھی نہیں ہوا کہ کس تیزی سے یہ بیس دن گزرے ہیں۔ اب آخری عشرہ گزر رہا ہے۔ بہت سے خطوط مجھے آتے ہیں۔ جس میں رمضان کے حوالہ سے فیض پانے اور دُعا کا ذکر ہوتا ہے۔ ایک مومن کو یقیناً یہ فکر ہونی چاہیئے کہ ہم رمضان سے زیادہ سے زیادہ فیض پانے والے ہوں۔ ایک مومن کو اگر یہ فکر نہ ہو تو پھر حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کا فائدہ ہی کیا رہ جاتا ہے۔ رمضان میں ایک انقلاب ہونا چاہیئے۔ جو ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق بنانے کی طرف توجہ دلائے جو ہمیں اپنی روحانی حالتوں میں بہتری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہو۔ جو ہماری توجہ اس طرف منتقل کروائے کہ ہم نے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی کیلئے اپنے جائزے لینے ہیں۔ جب یہ باتیں ہوں گی تبھی ہم حقیقت میں اس زمانہ میں امام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وقتاً فوقتاً وہ ہمیں نیکیوں کے مواقع میسر کرواتا ہے اور رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم موقع اور برکت رکھی ہے۔ رمضان کے فیوض سے ہم تبھی فیض یاب ہوں گے جب اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلیں گے روزے رکھ کر صرف ظاہری نماز سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پا نہیں سکتے۔ بیشک سحری افطاری ظاہری حرکات و اعمال فرائض میں سے ہیں خدا کی رضا کے حصول کیلئے وہ اعمال کرنے ضروری ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو تلقین فرمائے۔ ان ظاہری اعمال کے ساتھ دلوں میں نیکی کی تبدیلی کیلئے کوشش کرنی چاہیئے اس کے حصول کیلئے کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور انور نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار کا سلوک فرمایا اور اُس مقام کی خبر دی ہے جس میں ایک انسان رمضان کے روزوں سے فیض پانے والا ہوتا ہے۔ اس آیت پر غور کرو تو اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے پیار ظاہر ہوتا ہے اور اس حدیث کی طرف نگاہ جاتی ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف ایک بالشت چلتا ہے تو خدا دس بالشت چلتا ہے۔ جب بندہ چل کر جاتا ہے تو اللہ دوڑ کر آتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس طرح پیار کرتا ہے۔ اپنے اُن بندوں سے جو حقیقت میں بندگی کا حق ادا کرتے ہیں۔ اس آیت میں خصوصاً عبادی کے لفظ سے اللہ تعالیٰ کے جس پیار کا اظہار ہو رہا ہے اس سے اس بات کا بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کی بات کا جواب نہیں دے رہا۔ جو لوگ خدا کیلئے کوشش کرتے ہیں ان کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بشر کو مخاطب نہیں کیا بلکہ اُس عبد کو مخاطب کیا ہے جو عبد بننے کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق کیسے ادا ہو اس کی طرف خود اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی ہے کہ جو انسان اپنے مقصد پیدائش کی طرف توجہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ○ (الذاریات ۵۷)

ترجمہ: اور میں نے جن و اِنس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

حضور انور نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ کے عباد بننے کا معیار اللہ تعالیٰ نے عبادتوں کے معیار بلند کرنے سے وابستہ کیا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنے مقصد پیدائش کو رمضان میں سامنے رکھو۔ اور عام دنوں میں نہ رکھو۔ فرمایا مقصد پیدائش سارا سال سامنے رکھو۔ اور رمضان میں خصوصی توجہ خدا کی تلاش کی ہو رہی ہو تو اُس وقت خدا تعالیٰ قریب آجاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کے قریب بلکہ شہہ رگ سے بھی قریب ہے عام دنوں میں بھی حق بندگی ادا کرنے والوں کیلئے خصوصاً ان لوگوں کیلئے جو تہجد کیلئے جاگتے ہیں نچلے آسمان میں آجاتا ہے۔ رمضان میں تو یہ فیض عام ہو جاتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام انسانی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قُرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ جو اِس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دِن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خریدلوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہوجاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اِس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ اِنسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ قابل قدر شئے ہوجائے گا اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی مُہلت پاکر وہ ہلاک ہوجائے گا“۔ (البدر جلد ۴ نمبر ۳ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

حضور انور نے فرمایا پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا مقصد پیدائش کو جاننے کیلئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب پانے کیلئے خدا تعالیٰ کو تلاش کریں۔ بشری تقاضے کے مطابق توبہ استغفار کے ذریعہ اپنی غلطیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ روزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد کو رکھا ہے۔ جو بھی نیکی انسان ایک رمضان میں جاری رکھتا ہے اُس اگلے رمضان تک جاری رکھے تو یہ سوچ انسان کے سارے سال کو نیکیوں سے بھر دیتی ہے۔ پس عبد بننے کا عمل ایک دن یا چند دن کا عمل نہیں ہے۔ بلکہ یہ مسلسل عمل ہے۔ پس رمضان میں اس طرف توجہ ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی رنگ کس طرح حاصل ہو۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ○ (البقرہ: ۱۳۹)

ترجمہ: اللہ کا رنگ پکڑو۔ اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا رنگ جب انسان اپنے اُوپر چڑھاتا ہے تو اپنی دنیا و آخرت سنوار لیتا ہے۔ یہی رنگ ہیں جو ایک مومن اپنے اوپر چڑھا کر اپنے مقصد پیدائش کو حاصل کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ یہ کہے کہ اُس کا رنگ اور صفات اختیار کرو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت دی ہے کہ اپنے دائرہ میں ان صفات کا اظہار کرسکتا ہے وہ اپنے دائرہ میں مالکیت، ستاریت، غفوریت کے نظارے پیش کرسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم نے پاک تبدیلیاں کرتے ہوئے رمضان گزارنا ہے اور پھر اس سارے عمل کو اگلے رمضان سے ملانے کا عہد کرکے کوشش کرنی ہے۔ جب یہ کچھ ہوگا تو انی قریب کی خوشخبری ملے گی۔ اور اجیب دعوۃ الداع کا مقام ملے گا۔ یہ ہماری دُعاؤں کا مہور ہونا چاہیئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ رمضان ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم صرف ظاہری باتیں کہنے والے ہی نہ ہوں۔ ان دنوں ہمیں اپنے خاص جائزہ لینے کی ضرورت ہے خاص طور پر ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کو واقفینِ زندگی کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے جب ایک عام آدمی کو لِمَ تَقُوْلُوْنَ کا حکم ہے تو اس کام کیلئے جو مقرر ہیں ان کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہیئے۔

اسی طرح اگر عہدیداران ہر معیار پر نمونہ قائم کریں، اپنی نمازوں کی حفاظت کریں تو مسجدوں کی رونق پہلے سے بڑھ جائے۔ عہدیداران کو اپنے عہدے اور امانتوں کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ انصاف کو قائم کرنا چاہئے۔ خواہ اپنے خلاف یا اپنے پیاروں کے خلاف گواہی دینا پڑے۔

ہر نیکی کو قائم کریں۔ احسان کا سلوک کریں۔ بغیر کسی انعام کے خدمت کا جذبہ ہو۔ اپنے ماتحتوں سے عمدہ سلوک کریں۔ ہمسائیگی کا حق ادا کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق کی طرف ادائیگی کی توجہ ہو۔ غیبت سے بچنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی باتوں پر لبیک کہنا اُس وقت حقیقی ہوگا جب ہم تمام احکامات اپنے اُوپر لاگو کریں گے پہلے اپنی اصلاح کریں پھر دنیا کی اصلاح کریں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے والے ہوں۔ اس رمضان میں عہد کریں کہ ہم نے رمضان کی اعلیٰ برکتوں کو حاصل کرنا ہے۔ اور سارا سال اس پر گامزن رہنا ہے۔ حقیق عبد بننے کی کوشش کریں اور قرب الٰہی کی راہوں کی تلاش سارا سال جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

❁❁❁

❁❁❁❁❁❁

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان